عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY
KHATM-E-NUBUWWAT
KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۴ | یکم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ مطابق یکم تا ۷ مارچ ۲۰۲۵ء | شمارہ: ۹

برکات و تجلیات کا موسم

رمضان المبارک

فضائل و احکام

ڈاکٹر علامہ طاہر القادری کی صدائے اتحاد

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.org
www.amtkn.com
Email: editorkn@yahoo.com

روزے کے مسائل

س:.... رمضان کے دنوں میں روزہ رکھنے کے بعد اگر کسی خاتون کے ایام شروع ہوجائیں تو کیا اسی وقت روزہ ٹوٹ جائے گا؟ نصف دن سے پہلے یا بعد میں ٹوٹے، کیا اس سے فرق پڑے گا؟ روزہ ٹوٹنے کے بعد سارا وقت روزہ کھلنے تک بغیر کھائے پیئے رہنا ضروری ہے یا کھا پی سکتے ہیں؟

ج:.... روزے کی حالت میں سحری کے بعد سے افطار تک کسی بھی وقت اگر ایام شروع ہوگئے تو روزہ فاسد ہوجائے گا اور رمضان کے بعد روزہ کی قضا بھی لازم ہوگی اور حیض آنے کے بعد عورت کھا پی سکتی ہے۔ روزہ دار کی طرح بھوکی پیاسی نہ رہے بلکہ کچھ کھالے، کیونکہ اس حالت میں روزہ دار کی طرح رہنا بھی منع ہے: ”وَأَمَّا فِیْ حَالَةِ تَحَقُّقِ الْحَیْضِ وَ النِّفَاسِ فَیَحْرِمُ الْاِمْسَاکُ لِاَنَّ الصَّوْمَ مِنْهَا حَرَامٌ وَ التَّشَبُّهُ بِالْحَرَامِ حَرَامٌ۔“ (طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۰)

البتہ اگر سحری کے بعد سے کسی بھی وقت کوئی خاتون پاک ہوجائے تو اس کے لئے باقی وقت روزہ دار کی طرح بغیر کھائے پیئے رہنا واجب ہے۔

”یجب الامساک ای تشبہاً لقضاء حق الوقت... علی حائض ونفساء طہرتا۔“ (طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۰)

س:.... میری شادی کو کئی سال ہوگئے ہیں، شادی کے شروع میں جوانی کے جوش میں اپنی بیوی کے ساتھ کئی بار رمضان کے دنوں میں ہمبستری کی روزہ کی حالت میں ایک رمضان میں کئی بار ایسا کیا، اور اس کے بعد بھی دیگر رمضانوں میں بھی ایسا کیا۔ اب تو یہ بھی یاد نہیں کہ کتنی بار کیا۔ اس بارے میں وضاحت فرمائیں کہ اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ اگر مسلسل روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو کفارہ کی کیا صورت ہوگی؟

ج:.... ایک رمضان میں روزے کی حالت میں جماع کے ذریعے متعدد بار روزے توڑے تو دونوں میاں، بیوی پر ان سب روزوں کی قضا بھی لازم ہوگی اور رمضان کی حرمت پامال کرنے کی وجہ سے اس رمضان کا کفارہ بھی دینا ہوگا، جو کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھنا ہے، اس طرح کہ درمیان میں ایک روزہ بھی نہ چھوٹنے پائے۔ ورنہ نئے سرے سے شروع کرنے ہوں گے (خواتین کے لئے صرف مخصوص ایام میں روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے) اور جتنے سالوں میں رمضان میں ایسا کیا تو ان سب رمضانوں کا ایک ایک کرکے کفارہ اسی طرح ہی ادا کرنا ہوگا، جب تک کہ آپ کے اندر روزہ رکھنے کی استطاعت موجود ہو۔ اس کا کفارہ بس یہی ہے ہاں! اگر کوئی روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے، آئندہ دوبارہ روزہ رکھنے کی امید بھی نہ رہے تو ایسا شخص ساٹھ روزے کے بجائے ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کا کھانا کھلا سکتا ہے۔ ”ولو جامع مرارا فی ایام رمضان واحد، ولم یکفر کان علیه کفارة واحدة لانها شرعت للزجر وهو یحصل بواحدة فلو جامع وکفر ثم جامع مرة اخریٰ فعلیه کفارة اخریٰ فی ظاهر الروایة للعلم بان الزجر لم یحصل بالاول۔ ولو جامع فی رمضانین فعلیه کفارتان وان لم یکفر للاولیٰ فی ظاهر الروایة وهوالصحیح کذا فی الجوهرة۔“ (البحر الرائق، ج:۲، ص:۲۹۸) نوٹ: یاد رہے کہ صحت مند شخص کے لئے کفارے کے روزے چھوڑ کر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے سے روزہ کا کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی،

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۴ یکم تا ۷ رمضان المبارک ۱۴۴۶ھ مطابق یکم تا ۷ مارچ ۲۰۲۵ء شمارہ: ۹

سرپرست

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

برکات و تجلیات کا موسم	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
ماہِ رمضان المبارک..... فضائل و احکام	۷	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
علامہ طاہر القادری کی ”صدائے اتحاد“	۱۲	مولانا محمد ازہر صاحب
مدارس رجسٹریشن کا تاریخی پس منظر (۲)	۱۵	حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
ختم نبوت کورٹز پروگرام، پرو آڈی آئی خان	۲۰	مولانا شاکر اللہ خیسوری
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا اللہ بخش ایاز ملکانیؒ	۲۷	، ، ، ،

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۷۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

قسط: ۱۱۴ فصل:.... ۳ ہجری کے سرایا

۱۰:..... اسی سال سیّدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی ولادت ۲۵ یا ۲۷ رشعبان کو ہوئی۔

۱۱:.... اسی سال اُمّ المؤمنین زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کی وفات ربیع الاوّل یا ربیع الآخر میں ہوئی، اس کی تفصیل ۳ھ کے واقعات میں ان کی تزویج کے ضمن میں گزر چکی ہے۔

۱۲:.... اسی سال جمادی الاولیٰ میں حضرت ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد القرشی المخزومی کی وفات ہوئی، اُمّ المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انہی کے نکاح میں تھیں، ان کو جنگِ اُحد میں زخم آیا تھا، اس کے بعد دوبارہ کھل جانے سے اَواخر جمادی الاولیٰ یا ۸ر جمادی الاخریٰ ۴ھ کو ان کی موت واقع ہوئی، اور بقولِ بعض ۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

ان کی وفات کے بعد حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے چار ماہ دس دن کی عدّت پوری کی، بعد اَزاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عقد کیا، اور اَواخرِ شوال ۴ھ میں وہ دولت کدۂ نبوّت میں آباد ہوئیں۔ حافظ ابنِ کثیرؒ نے ''البدایہ والنہایہ'' میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۳:..... اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے اَواخرِ شوال میں عقد کیا، اور ایک قول کے مطابق یہ عقد ۳ھ میں ہوا، مگر پہلا قول زیادہ راجح ہے، جیسا کہ زرقانیؒ نے ''شرح مواہب'' میں تصریح کی ہے، حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال تمام اُمہات المؤمنین کے بعد ہوا، چنانچہ صحیح تر قول کے مطابق ان کی وفات یزید بن معاویہ کے دور میں ۶۲ھ میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سانحۂ شہادت کے ایک سال ایک مہینہ بعد ہوئی۔ اس کے برعکس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمہات المؤمنین میں سے حضرت زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال سب سے پہلے ہوا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں عالمِ آخرت کو سدھاریں۔

۱۴:..... اسی سال زہرہ بن معبد کے جدِ اَمجد حضرت عبداللہ بن ہشام بن عثمان القرشی التیمی کی ولادت ہوئی، ان کی والدہ زینب بنتِ حمید انہیں صغرِ سنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دُعا فرمائی۔

۱۵:..... اسی سال حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدۂ ماجدہ فاطمہ بنتِ اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا انتقال ہوا، رضی اللہ عنہا۔

۱۶:..... اسی سال طعمہ بن ابیرق منافق نے حضرت قتادہ بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر سے ڈھال چرائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعِ ید کا حکم فرمایا تو یہ بھاگ کر مکہ چلا گیا، اور وہاں پر چوری کی، اہلِ مکہ نے اسے قتل کردیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر احتجاج کرنا چاہا کہ انہوں نے ہاتھ کاٹنے کے بجائے اسے قتل کیوں کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ۔'' (النساء:۱۰۷)

ترجمہ:..... ''اور آپ نہ جھگڑیں ان لوگوں کی جانب سے جو اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں۔'' (جاری ہے)

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

برکات وتجلیات کا موسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللّٰہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے، جس میں رات اور دن اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا، اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا سایہ فراہم ہوگا، گناہ گاروں کی مغفرت ہوگی، عاصیوں کی خطائیں معاف کی جائیں گی، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے درجات بلند ہوں گے اور اس ماہ میں انہیں مزید اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا موقع میسر آئے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس ماہ میں دن کے روزہ رکھنے کو فرض اور رات کے قیام یعنی تراویح پڑھنے کو سنت قرار دیا، نفس امارہ کے تزکیہ اور اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو فرض فرمایا، تاکہ مومن بندہ تقویٰ کے بلند مراتب حاصل کرکے مرتبہ ولایت پر فائز ہوجائے۔ اس ماہ میں نفل عمل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک فرض کی ادائیگی کو ستر فرائض کے برابر قرار دیا۔ گویا رمضان شروع ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی تجلیات وبرکات کا موسم بہار شروع ہوجاتا ہے، آسمان سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے، جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، شیاطین کو اس ماہ میں قید کردیا جاتا ہے۔ جو آدمی ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھے گا، اس کے گزشتہ تمام گناہوں کو معاف کردیا جائے گا۔ اسی طرح جو رمضان کی راتوں میں خصوصاً شب قدر میں قیام کرے گا، اس کے بھی تمام گزشتہ گناہوں کو معاف کردیا جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں عام قانون ہے کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ملتا ہے، لیکن روزہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ’’میرے بندے نے اپنی خواہشات اور کھانے پینے کو صرف میری وجہ سے ترک کیا ہے، اس لئے اس کا ثواب میں خود دوں گا۔‘‘

رمضان میں روزہ رکھنے کے علاوہ اس کی راتوں میں قرآن کریم سننے اور سنانے کا بھی موقع ملتا ہے، جس سے نفس امارہ کے تزکیہ کا سامان اور روح کی غذا اور تربیت کے لئے کلام الٰہی سے بہرہ مند ہونے کا انتظام فرمایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے نزول کے لئے اس ماہ کو منتخب فرمایا۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے پہلی رمضان کو نازل ہوئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات چھ رمضان کو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل تیرہ رمضان کو، حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور اٹھارہ رمضان کو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن کریم چوبیس رمضان کو نازل کیا گیا۔ اس لئے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس ماہ میں کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام فرمائیں۔

اس ماہ کا ایک نام ’’شہر المواسات‘‘ یعنی ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینا ہے، تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ رمضان المبارک میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا برتاؤ کریں۔ پاکستان میں بدقسمتی سے اب ہو یہ رہا ہے کہ رمضان المبارک آتے ہی بجائے ایثار اور مواسات کے الٹا لوٹ مار کا بازار

گرم ہوجاتا ہے۔ ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ نفع کمائے۔ کھانے پینے اور فروٹ وغیرہ جیسی اشیاء سے لے کر لباس تک ہر ایک چیز کے دام آسمانوں سے باتیں کرنے لگتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے بزرگوں سے سنا ہے کہ متحدہ ہندوستان میں رمضان آتے ہی ہندو اور سکھ جیسے کفار بھی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کردیتے تھے، یعنی انہیں بھی احساس ہوتا تھا کہ مسلمان اپنے رب کی فرمانبرداری میں لگے ہوئے ہیں، ان سے زیادہ منافع بٹورنا مناسب نہیں۔ لیکن ہائے افسوس! کہ ہمارا مسلمان اس بات کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔

رمضان المبارک کی صحیح قدردانی یہ ہے کہ ہر دُکان دار اور تاجر اپنے اوپر یہ لازم کرلے کہ حتّی الامکان روزہ داروں سے ناجائز نفع نہیں لوں گا اور مناسب دام پر مطلوبہ اشیاء انہیں فراہم کروں گا۔ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ! ان کے مال میں کمی نہیں آئے گی، بلکہ ان کے مال میں برکت ہی ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ ان روزہ داروں کے برابر اجر وثواب ملے گا، جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

”جس نے کسی روزہ دار کو رمضان کے مہینے میں روزہ افطار کرایا، اس عمل کی بنا پر اس کے گناہ معاف ہوں گے، جہنم سے آزادی کا پروانہ ملے گا اور ان روزہ داروں کے روزہ کے اجر وثواب میں کمی کیے بغیر ان کے برابر انہیں اجر وثواب سے نوازا جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سب تو ایسے نہیں ہیں جو روزہ داروں کو افطار کراسکیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا فرماتا ہے جو روزہ دار کو افطار کے وقت ایک گھونٹ لسی یا ایک کھجور یا سادہ پانی کا ایک گلاس پلادے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا، اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا پانی پلائیں گے کہ اس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا کہ اس ماہ کا پہلا عشرہ رحمت ہے، اس کا دوسرا عشرہ مغفرت ہے اور اس کا آخری عشرہ آگ سے آزادی دلانے کا سبب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے غلام (ملازم) سے کام کو ہلکا کردیا، اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتا ہے اور اسے جہنم سے آزادی عطا فرمادیتا ہے۔“ (مشکوٰۃ،ص:۱۷۳، ۱۷۴)

اس مہینے میں روزانہ آسمان سے ندا آتی ہے: ”اے خیر کے متلاشی! آگے بڑھ اور اے شر کے متلاشی! اب تو رک جا۔“

گناہوں میں مبتلا حضرات کو سوچنا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آرہی ہے اور اس کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کی برسات ہورہی ہے تو ہمیں چاہیے کہ اس میں غوطہ زن ہوکر اپنے گناہوں کی مغفرت کا سامان کریں اور اس میں اللہ تعالیٰ سے توبہ اور معافی کی درخواستیں پیش کریں۔ اسی طرح نیکی کرنے والوں کو چاہیے کہ اس ماہ میں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرکے رب کی رضا حاصل کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ماہ میں چار کاموں کو کثرت سے کرنے کا حکم دیا:

(۱) لا الٰہ الا اللہ کو کثرت سے پڑھنا، (۲) کثرت سے استغفار کرنا یعنی ”أَسْتَغْفِرُ اللّٰہ“ زیادہ سے زیادہ پڑھنا، (۳) جنت کی طلب کرنا یعنی یہ دعا کرنا: أَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ... اے اللہ! میں جنت کا سوال کرتا ہوں، (۴) جہنم سے پناہ مانگنا یعنی یہ کہنا کہ: أَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ... اے اللہ! میں آگ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ اس ماہ میں نماز، روزہ، قرآن کریم کی تلاوت، دعاؤں کا اہتمام، صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات کا انتظام وانصرام زیادہ سے زیادہ کیا جائے اور ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق پر شفقت کا مظاہرہ ہو، اس سے ان شاء اللہ! رمضان المبارک کی برکات وتجلیات کا خوب خوب حصہ ملے گا اور ساتھ ہی ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے ایثار وہمدردی اور خیرخواہی کا برتاؤ کریں، اور ان کی مشکلات میں ان کے لئے آسانی کا سبب بنیں، ان شاء اللہ! اس سے دارین کی فلاح نصیب ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وأصحابہ أجمعین!

رمضان المبارک ..... فضائل واحکام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ماہ رمضان کی فضیلت:

ارشاد خداوندی ہے: ”ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے، منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام و قوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے) لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات و ثمرات رمضان سے محروم نہ رہو گے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔“ (البقرہ:۱۸۵)

احادیث مبارکہ:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔

(بخاری ومسلم)

☆......ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں، اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہا۔ (احمد، نسائی، مشکوٰۃ)

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کمافی مشکوٰۃ ورواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط کمافی المجمع الزوائد ص ۱۴۲ ج ۳)

☆......حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ یہ رمضان آچکا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں، اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو، جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط، وفیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی وہو ضعیف کمافی مجمع الزوائد ص ۱۴۳ ج ۳)

روزے کی فضیلت:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔

(بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے، روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی، اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔ الخ۔

(بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

☆......حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں، یعنی قیامت کے دن کریں گے، روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے، دیگر خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے، اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا) لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

(بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ)

رویت ہلال:

☆......حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے) پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کر کے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا، اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا:

☆......حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین غالب رہے گا، جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے، کیونکہ یہود ونصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

☆......سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے، کیونکہ وہ برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے، کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے، اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے، اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا:

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

”ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ“

ترجمہ: ”پیاس جاتی رہی، انتڑیاں تر

ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔“

☆...... حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ“

ترجمہ: ”اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا‘ اور تیرے رزق سے افطار کیا۔“

(ابوداؤد مرسلاً مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے‘ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی اوسط‘ وفیہ ہلال بن عبدالرحمن وھو ضعیف کما فی المجمع ص ۱۴۳ ج ۳)

☆...... ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں‘ اور ہر مسلمان کی دن رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار وفیہ ابان بن عیاش وھو ضعیف الزوائد ص: ۱۴۳ ج ۳)

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی‘ یہاں تک کہ افطار کرے‘ (۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد‘ ترمذی‘ ابن حبان‘ مشکوٰۃ‘ ترغیب)

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ۔“

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے کہ میری بخشش فرما دیجئے۔“

(بیہقی‘ ترغیب)

رمضان کا آخری عشرہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت ومحنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم‘ مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری ومسلم‘ مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

☆...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے‘ اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے‘ جو شخص اس رات سے محروم رہا وہ ہر خیر سے محروم رہا‘ اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔“

(ابن ماجہ‘ واسنادہ حسن‘ انشاء اللہ‘ ترغیب)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ (صحیح بخاری‘ مشکوٰۃ)

☆...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت‘ تسبیح وتہلیل اور نوافل سب شامل ہیں‘ الغرض کسی طرح سے ذکر وعبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی شعب الایمان‘ مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا:

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمایئے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہوجائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کر:

”اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ“ (احمد‘ ترمذی‘ ابن ماجہ‘ مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں‘ معافی کو پسند فرماتے ہیں۔ پس مجھ کو بھی معاف کردیجئے۔“

بغیر عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے وہ اس کے تلافی نہیں کرسکتا‘ (یعنی دوسرے وقت میں روزہ رکھنے سے اگرچہ فرض

ادا ہو جائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمہ باب مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

☆......حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو' دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کرو گے' یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا' اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح:

☆......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبہ سے اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔'' (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف:

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا' اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی' ترغیب)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی' اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا:

☆......حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔

(بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دَور اور جود و سخاوت:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آتے تھے' آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبرئیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ کے پاس آتے تھے' پس آپ سے قرآن کریم کا دَور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

☆......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بیہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)۔ پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔

(بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔(نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا یارسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے' فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔

(طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہؓ ترغیب)

☆......حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

(صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ:

☆......حضرت عبیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا' اس نے دوبارہ عرض کیا' (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ یارسول اللہ! بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے' اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی۔ جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی' خون' پیپ اور گوشت نکلا' جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔

(مسند احمد ص:۴۳۰ ج۵' مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں: ''روزے کے تین درجے ہیں: (۱) عام' (۲) خاص' (۳) خاص الخاص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے' جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے' اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے' یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اول:

آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴ وصححہ من حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ وتعقبہ الذہبی فقال واسحاق واہ عبدالرحمن ہو الواسطی ضعفوہ' ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' قال الہیثمی' وفیہ عبداللہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف' مجمع الزوائد ص ۶۳' ج ۳)

دوم:

زبان کی حفاظت کہ بیہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے' یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے' پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بیہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم:

کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے' اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:

بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے' کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:

افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں' جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ)' اور

(باقی صفحہ 23 پر)

ڈاکٹر علامہ طاہرالقادری صاحب کی
''صدائے اتحاد''

حضرت مولانا محمد ازہر صاحب

۱۵ردسمبر ۲۰۲۴ءکو تحریک منہاج القرآن اور نظام المدارس پاکستان کے زیر اہتمام ختم صحیح بخاری شریف کی ایک تقریب سے خطاب فرماتے ہوئے تحریک کے سربراہ ڈاکٹر علامہ طاہرالقادری زیدشرفہ، نے اتحادِ امت کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ امت کے مختلف مسالک اور مکاتبِ فکر میں اختلافات کم اور مشترکات زیادہ ہیں، امت میں اعتدال و وسطیت پیدا کرنے اور ہر طرح کی انتہاپسندی کے خاتمے کے لئے ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ امت کے جتنے بھی مکاتبِ فکر ہیں، وہ سب حق پر ہیں، سب میں حق گردش کرتا ہے اور ہر ایک میں حق کے کچھ نہ کچھ اجزاء موجود ہیں، ایسا نہیں کہ ایک تو حق پر ہے اور دوسرا کلیتاً حق سے خالی ہے، لہٰذا تمام مکاتبِ فکر ایک دوسرے کے لئے برداشت اور رواداری پیدا کریں، اختلاف کو رحمت بنائیں زحمت نہ بنائیں، وقت کا تقاضا ہے کہ اِحیائے دین اور اگلی نسلوں تک دین منتقل کرنے کے لئے ہم فروعی اختلافات کی بنا پر دوسرے مکاتبِ فکر کی تفسیق، تضلیل اور تکفیر کے عمل کی حوصلہ شکنی کریں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ آج تحریک منہاج القرآن اور نظام المدارس پاکستان کے زیر اہتمام منہاج یونیورسٹی لاہور کے پنڈال میں کراچی سے خیبر اور کشمیر تک، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے جامعۃ الرشید تک پاکستان کے دونوں کناروں سے علماء ومشائخ اس درس میں جمع ہیں، یہ اتحادِ امت کا عظیم الشان مظاہرہ ہے (جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب اور جامعۃ الرشید سے حضرت مولانا مفتی محمد صاحب زید مجدہم اس اجتماع میں شریک تھے) محترم ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر ہم حدیث وسنت کی بنیاد پر جمع ہو گئے ہیں تو گویا ہم عشقِ رسول ﷺ پر جمع ہو گئے ہیں، ہمیں باہم تفریق اور تنگ نظری کو چھوڑ کر اتحاد اور وسعت نظری کو اپنانا ہوگا، ہمارے اسلاف محنت کر کے غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرتے تھے جبکہ ہم فروعی اختلافات کی بنا پر مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔

علامہ طاہرالقادری صاحب نے حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی ''لامع الدراری'' کی ایک عاشقانہ عبارت کی تائید و تحسین کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایک دوسرے کی کتابیں نہیں پڑھتے، اس لئے نہیں پڑھتے کہ نفرتیں ہوگئی ہیں، آپس میں فاصلے ہو گئے ہیں، کوئی کسی کو کافر، مرتد اور گستاخ رسول بنائے جا رہا ہے اور کوئی کسی کو بدعتی اور مشرک بنائے جا رہا ہے، مسلمان بچا کون ہے ہمارے پاس؟ یہ دیواریں گرادیں! آج آپ اس درس بخاری کے بعد یہ نفرت کی دیواریں گرانے کے لئے تیار ہیں، ہاتھ کھڑا کر کے بتائیں (تمام سامعین نے ہاتھ کھڑے کئے) میں تکفیریت کی یہ دیواریں گرانا چاہتا ہوں۔ ڈیڑھ سو سال میں بڑا خسارہ ہو گیا، بڑی تباہی ہو گئی ہے، برصغیر پاک و ہند میں تکفیریت اور تبدیعیت، ایک دوسرے کو بدعتی بنا کر جہنم دھکیلنا اور ایک دوسرے کو کافر و مشرک بنانا اور ایک دوسرے کو گستاخِ رسول بنا کر جہنمی بنانا، میں ان دیواروں کو گرادینے کا اعلان کر رہا ہوں۔ یہ اس اجتماع کا ڈیکلریشن اور اعلامیہ ہے۔ آج سے ہم نفرت کی دیواروں کو گرا رہے ہیں تا کہ امت متحد ہو عشقِ رسول پر، محبتِ رسول پر، اطاعتِ رسول پر، سنتِ رسول پر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

☆..... محترم ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے نفرت اور تکفیریت کی جن دیواروں کو گرانے کی بات کی ہے کسی سلیم الفکر اور معتدل مزاج فرد کو اس سے اختلاف کی گنجائش نہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں بریلوی اور دیوبندی مکاتب فکر کے نام سے معروف ہونے والے دونوں گروہ اہل السنۃ والجماعۃ اور حنفی المشرب ہیں، اصول و فروع میں متحد ہیں۔ عقائدِ اہل سنت آج بھی وہی ہیں جو آج سے ساڑھے چودہ سو سال قبل تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں مغلیہ سلطنت کے زوال اور ۱۸۵۷ء کے معرکہ کے بعد انگریز حکومت نے ایک سازش کے تحت سنی مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی

مہم چلائی، مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو آپس میں تقسیم کرکے اتنا کمزور کر دیا جائے کہ حکومت کو دوبارہ کسی مفسدے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انگریز مفکرین کی رائے تھی کہ سیاسی اختلافات تو وقت گزرنے پر ختم ہو جاتے ہیں مگر مذہبی اختلافات کے بیج سے پھوٹنے والا درخت سدا بہار رہتا ہے، جس کو سیراب کرنے والے کچھ نہ کچھ پرستار ہر دور میں مل جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل سنت کے اس سوادِ اعظم میں تفریق پیدا کرنے کے لئے کچھ اختلافی مسائل کو اس طرح ہوا دی گئی کہ اختلافات سے زیادہ الزامات کی فضا بن گئی۔ اہل علم جانتے ہیں کہ اختلاف اُسے کہتے ہیں جس میں لزوم کے ساتھ التزام موجود ہو یعنی کسی عبارت سے جو بات لازم آئے کہنے والا اُسے تسلیم کرے کہ ہاں میں نے یہی بات کہی ہے، یہ اختلاف ہے، لیکن اگر کہنے والا اپنے کلام یا عبارت کا صحیح مطلب خود بیان کرے پھر بھی فریقِ اول لزومِ عبارت کا سہارا لے کر اپنی بات پر اصرار کرے تو یہ محض الزام ہے اس کے ساتھ التزام نہیں۔ خود غرض لوگ اسے بڑھا چڑھا کر پہاڑ بنا دیتے ہیں، برصغیر میں اہل سنت کو دو ٹکڑے کرنے میں اس عمل کا بہت بڑا دخل ہے۔ اس تکفیری مہم کے لئے ایک نئی راہ نکالی گئی۔ اختلافات کے بجائے الزامات سامنے لائے گئے اور اس کی بنیاد پر حکم کفر جاری کیا گیا۔ دوسری طرف کے علماء لاکھ کہتے رہے کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی، نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے، تم ہماری باتوں میں اپنے معنٰی کیوں داخل کر رہے ہو؟ مگر ان حضرات نے ایک نہ سنی، برابر لکیر پیٹتے رہے کہ نہیں یہی تمہارا عقیدہ ہے اور یہی بات تم نے کہی ہے، جن علماء کرام کی یہ عبارات تھیں ان کے مفہوم کی تعیین بھی ان ہی کا حق تھا، یہ کہاں کا انصاف اور علم کا تقاضا ہے کہ عبارات تو کسی اور کی ہوں اور ان کی مراد کا تعین کوئی اور کرے ''تصنیف را مصنف نیکو کند بیان'' کا ضابطہ تمام اہلِ علم کے نزدیک مسلّمہ اور متفق علیہ ہے۔

پھر یہ سوال بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ علمائے دیوبند کی بعض اردو عبارات جو بقول کسے حدِّ کفر تک پہنچی ہوئی تھیں تو وقت کے دیگر اہلِ علم، مشائخ عظام اور مراکز علمی نے ان پر کیوں حکم کفر جاری نہیں کیا؟

جس وقت علمائے دیوبند کے خلاف تکفیری مہم عروج پر تھی، اس وقت علمی مراکز علمائے فرنگی محل، علمائے گنج مراد آباد، علمائے دہلی اور دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ میں سے کسی نے فتوائے تکفیر کی تائید نہیں کی۔ روحانی مراکز میں خانقاہ شاہ کرامت اللہ جونپوریؒ، خانقاہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ، خانقاہ حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ، خانقاہ سرہند شریف، خانقاہ بھرچونڈی شریف (سندھ)، خانقاہ ہالیجی شریف (سندھ)، خانقاہ مانکی (سرحد)، خانقاہ ترنگزئی (سرحد)، خانقاہ چورہ شریف، خانقاہ تونسہ شریف، خانقاہ سیال شریف، خانقاہ جلالپور (گجرات)، خانقاہ شرقپور، خانقاہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ (راولپنڈی) اور خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کا ردِ عمل تکفیری تحریک کی کھلی تردید تھا۔ یہ حضرات اردو دان تھے اور علمائے دیوبند کی اصل عبارات بآسانی دیکھ سکتے تھے، ان خانقاہوں کے سجادہ نشین محض درویش نہ تھے بلکہ علوم وفنونِ شریعت کے بھی ماہر تھے، لیکن ان میں کسی نے علمائے دیوبند کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا نہ ان کی تائید کی۔ غیر جانبدار علمی شخصیات میں مولانا لطف اللہ علیگڑھیؒ، مولانا احمد حسن محدث کانپوریؒ، مولانا عبداللہ ٹونکیؒ، مولانا اصغر علی روحیؒ اور مولانا غلام محمد گھوٹویؒ (خلیفہ مجاز حضرت پیر مہر علی شاہؒ) کا ان عبارات پر کوئی گرفت نہ کرنا، اس بات کا کھلا نشان ہے کہ یہ حضرات ان کا وہی مطلب لیتے تھے جو علمائے دیوبند بیان کرتے تھے۔

اہم ملّی شخصیات میں مولانا محمد علی جوہرؒ، مولانا حبیب الرحمٰن شیروانیؒ، حکیم اجمل خانؒ، ڈاکٹر علامہ اقبالؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، مولانا شوکت علیؒ، چوہدری افضل حقؒ اور مولانا حسرت موہانیؒ جیسے اصحابِ علم وفضل نے علمائے دیوبند کے خلاف فتوائے کفر کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہیں دی۔

پھر اس فتوائے تکفیر کی زد میں صرف علمائے دیوبند ہی نہیں آئے، یہاں تک لکھا گیا ''رافضی، تبرائی، وہابی، دیوبندی، وہابی غیر مقلد، قادیانی،

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

چکڑالوی، نیچری ان سب کے ذبیحے محض نجس و مردار قطعی ہیں، اگرچہ لاکھ بار نام الٰہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیز گار بنتے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔" (احکامِ شریعت، ص:۲۲)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر و مرتد ہیں، باجماعِ امت اسلام سے خارج ہیں۔ (حسام الحرمین، ص:۱۱۳)

علمائے دیوبند کی نسبت صاف صریح تصریح ہے کہ: "من شک فی کفرھم فقد کفر" جوان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ (عرفان شریعت، ج:۱، ص:۲۴)

اس فتویٰ کی رُو سے حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکیؒ، حضرت شاہ کرامت علی جونپوریؒ، حضرت مولانا عبدالباریؒ، حضرت مولانا شاہ محمد علی مونگیریؒ، خلیفہ مجاز حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادیؒ، حضرت معین الدین اجمیریؒ، علمائے سلسلہ خیرآباد یہ علمائے دارالعلوم ندوۃ العلماء مولانا شوکت علی، مولانا محمد علی جوہر، حکیم محمد اجمل خان، مولانا حالی، ڈاکٹر علامہ اقبال، ڈاکٹر حسن نظامی اور قائداعظم محمد علی جناح یہ سب حضرات جو علمائے دیوبند میں سے نہ تھے، لیکن علمائے دیوبند کو کافر بھی نہیں کہتے تھے، سب کے سب کافر قرار پاتے ہیں، کیونکہ فتویٰ کی رُو سے جو علمائے دیوبند کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

محترم المقام جناب علامہ طاہرالقادری زید شرفہ نے تکفیری فتووں اور منافرت کی جن دیواروں کو گرانے کی بات کی ہے ہم اس کا خیرمقدم کرتے ہیں، مگر ہم اس استفسار میں حق بجانب ہیں کہ کفر کے ان فتووں کے ہوتے ہوئے اتفاق کی عمارت کن بنیادوں پر استوار ہوگی اور وہ کب تک قائم رہ سکے گی؟ جن بزرگوں پر گستاخیوں کے الزامات لگاکر تکفیر کے فتوے لگائے گئے انہوں نے اپنی زندگیوں میں ان الزامات سے تقریراً اور تحریراً برأت کا اظہار کیا اور برملا کہا کہ ہمارے نزدیک امام الانبیاء حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں ادنیٰ بے ادبی بھی کفر ہے اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن شرمناک فتووں کا سلسلہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔

علامہ طاہرالقادری صاحب نے تکفیریت کی جن دیواروں کو گرانے کے عزم کا اظہار کیا ہے، اس کی پہلی سیڑھی یہ ہے کہ جن لوگوں نے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کو علمائے دیوبند سے تعلق کی وجہ سے بیک جنبشِ قلم، آخرت کے محاسبے سے بے خوف ہوکر گستاخ وکافر قرار دیا تھا وہ یہ اعلان کریں کہ یہ فتاویٰ غلط فہمی کی وجہ سے دیئے گئے تھے،

علمائے دیوبند نے جب ان مرادات سے اعلان برأت کردیا ہے جو فتویٰ کی بنا تھیں تو وجہ تکفیر باقی نہ رہی، لہٰذا وہ ہمارے نزدیک بھی مسلمان اور اہل سنت کے دائرے میں داخل ہیں، اس کے بعد بھی کچھ مسائل میں اختلاف رہے گا، لیکن یہ اختلاف کم از کم کفر و اسلام اور حق و باطل کا نہیں ہوگا، صرف ترجیحات کا اختلاف ہوگا، جو امت کے مجموعی اتحاد کے لئے مضر نہیں۔ ہم علامہ طاہرالقادری صاحب کی صدائے اتحاد اور تکفیریت کی دیواریں گرانے کی صدا سے متفق ہیں، لیکن انہیں یہ یاددلانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ڈیڑھ سو سال سے شدت پسندی اور کفرسازی کا یہ رجحان اس قدر راسخ ہوچکا ہے کہ معمولی معمولی اختلاف پر فتویٰ بازی اور کفرسازی کی مشینیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ علامہ صاحب کو یاد ہوگا کہ انہی کے مسلک کے ایک عالم نے جلسۂ عام میں قرآن کریم کے صریح حکم "ولا تنابزوا بالالقاب" کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انہیں طاہرالقادری کی بجائے "طاہر الپادری" کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ علامہ صاحب کے معتقدین انہیں "شیخ الاسلام" کہتے ہیں جب کہ مذکورہ عالم نے انہیں "شیخ الشیطان" کا لقب دیا۔ یہ ان فتووں کا اثر ہے جو ڈیڑھ سو سال سے بڑی بے دردی کے ساتھ دیئے اور دہرائے جا رہے ہیں اس لئے وحدتِ امت کے لئے اس دور کا سب سے بڑا تقاضا ایک دوسرے کے خلاف فتویٰ بازی کے رجحان کو روکنا اور علمی اختلافات کو اخلاق و آداب اور رعایتِ حدود کا پابند بنانا ہے۔ علامہ طاہرالقادری صاحب اس سلسلہ میں عملی قدم اٹھائیں ان شاء اللہ! دوسرے مسالک کے منصف علماء کرام کو اپنا ہم سفر پائیں گے۔

(بشکریہ ماہنامہ الخیر ملتان، مارچ ۲۰۲۵ء)

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

مدارس رجسٹریشن کا تاریخی پس منظر اور مدارس کی بنیادی روح

خطاب:..... حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم (۲) ضبط وترتیب:.... مولانا راشد حسین صاحب

وزارتِ تعلیم سے ہونے والی مفاہمتی یادداشت:

چنانچہ وزارت تعلیم کے تحت رجسٹریشن کے حوالے سے حکومت سے بات چیت شروع ہوئی ۔ میں اس وقت تک وفاق سے باہر تھا، لیکن اس مرحلے پر وفاق نے مجھے یہ ذمہ داری سونپی کہ آپ مذاکرات کریں، تو میں ان مذاکرات میں شامل ہوا۔ میری رائے شروع سے یہ نہیں تھی کہ ہم وزارت تعلیم کی طرف جائیں، لیکن چونکہ مدارس ایک مصیبت میں گرفتار تھے، تو میں نے کہا چلو ٹھیک ہے اگر رجسٹریشن کا ڈاکخانہ سوسائٹیز کے بجائے وزارتِ تعلیم ہوجائے، تو اس حد تک بات ہوسکتی ہے۔ اس طرح عرصۂ دراز تک ان کے ساتھ مذاکرات چلتے رہے۔

ان مذاکرات کے دوران ایک مرحلہ ایسا آیا کہ اس مرحلے پر ایک مفاہمتی یادداشت تیار کی گئی، جس کو انگریزی میں MOU یعنی Memorandum of Understanding کہتے ہیں۔ (بعد میں جو ڈائریکٹریٹ آف ریلیجس ایجوکیشن (DGRE) قائم کی گئی، خود اس کی ویب سائٹ پر بھی اس کو MOU کہا گیا ہے) ہم مختلف مراحل سے گزر کر وہاں تک پہنچے تھے، جس کا مقصد یہ تھا کہ اس مفاہمتی یادداشت کو تجویز کے طور پر ہم ایک مرتبہ لکھ لیں کہ اگر مدارس وزارتِ تعلیم کے تحت ہوں گے، تو ہم اسی طرح رجسٹر ہوجائیں گے جیسے کہ سوسائٹی ایکٹ کے تحت ہوتے تھے۔ لیکن ہم نے اس میں باقاعدہ یہ لکھوایا کہ اس پر اس وقت تک عمل نہیں ہوگا جب تک کہ دو کام نہ ہوں:

"ایک تو مدارس کے اکاؤنٹ کھلیں۔"

اور دوسرے یہ کہ جتنے مدارس اب تک سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹر ہوئے ہیں، ان کی رجسٹریشن وہاں پر برقرار رکھی جائے، تاوقتیکہ نیا نظام نہ آجائے۔

یہ ساری کارروائی وہاں ہوئی اور اس مفاہمتی یادداشت پر بے شک میرے دستخط بھی موجود ہیں۔ اسی میں یہ بھی طے ہوا تھا کہ اس کی عملی تفصیلات طے کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنے گی اور پھر اس کمیٹی کے اندر اس کی تفصیلات طے کی جائیں گی۔

مفاہمتی یادداشت کے بعد ڈائریکٹریٹ کا قیام اور اس سے پیدا شدہ خدشات:

جونہی اس مفاہمتی یادداشت پر دستخط ہوئے، اسی کے ساتھ حکومت نے یہ کام کیا کہ دس وفاق قائم کردیے اور یہ کہا کہ اب دینی مدرسوں کے لیے ایک ڈائریکٹریٹ قائم کیا جائے گا۔ اس ڈائریکٹریٹ میں ایک باقاعدہ ڈائریکٹر ہوگا جو فوج کے ایک بڑے افسر تھے، اور پھر ان کے تحت سارے ملک میں اس کے دفاتر ہوں گے اور ایک ارب روپیہ اس کام کے لیے بجٹ میں مختص کیا گیا۔ ہمارے فوراً کان کھڑے ہوگئے کہ وہی اندیشہ جو ہمیں پہلے تھا وہ یہاں پیدا ہوگیا۔ اور یہ دنیا کی تاریخ میں شاید پہلا واقعہ ہوگا کہ حکومت دینی مدارس کے لیے ایک ارب روپیہ دے رہی ہے اور ہم نے اعتراض کیا کہ آپ نے ہمیں کیوں دیا یہ ایک ارب روپیہ؟ یہ دنیا میں شاید واحد ہی مثال ہوگی کہ حکومت کسی کام کے لیے ایک ارب روپیہ دینے کا اعلان کررہی ہے اور آگے سے کہا جارہا ہو کہ ہمیں یہ روپیہ کیوں دیا جارہا ہے؟ ہمیں نہیں چاہیے یہ روپیہ۔ لہٰذا اس کے نتیجے میں یہ بات واضح ہوگئی کہ مسئلہ صرف رجسٹریشن کا نہیں ہے، بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ وزارتِ تعلیم کے اس پورے نظام میں ایک مرتبہ مدرسوں کو داخل کروانا مقصود ہے۔ جب داخل کروا دیا تو پھر وزارتِ تعلیم کے پابند بھی ہوں گے۔

آج بڑے فراخ دلانہ انداز میں اس میں یہ لکھا جارہا ہے کہ مدارس خودمختار اور آزاد ہوں گے، لیکن ساتھ ہی اس میں آخر میں ایک جملہ یہ بھی بڑھا دیا گیا ہے کہ وزارتِ تعلیم کی

طرف سے وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری ہوں گی، مدارس ان کے پابند ہوں گے۔ چونکہ حکومت نے خود مفاہمتی یادداشت کی خلاف ورزی کی کہ نہ ہماری رجسٹریشن کھلی، نہ اس رجسٹریشن کو تسلیم کیا گیا، نہ بینک اکاؤنٹ کھلے، نہ غیر ملکی طلبا کے لیے ویزا کی سہولت مہیا کی گئی، تو اس طرح حکومت نے اس مفاہمتی یادداشت کو توڑ دیا۔ تو پھر ہم نے کہا کہ اب ہم وزارتِ تعلیم کے تحت نہیں جائیں گے۔ ہم اپنی اصل یعنی سوسائٹیز ایکٹ کی طرف جائیں گے، اور اسی کے تحت رجسٹریشن ہوگی۔

سوسائٹیز ایکٹ اور وزارتِ تعلیم میں رجسٹر ہونے کا فرق:

اب سوسائٹیز ایکٹ اور وزارتِ تعلیم میں رجسٹر ہونے کا فرق سمجھیے۔ سوسائٹیز ایکٹ میں جو بھی ادارہ رجسٹر ہو، وہ اپنے اغراض و مقاصد اور اپنی جمعیت کے مطابق کام کرنے میں آزاد ہے، جو چاہے جس طرح چاہے کام کرے، کوئی دوسرا اس میں مداخلت نہیں کر سکتا، لیکن وزارت تعلیم کے تحت آنے کا مطلب یہ ہے کہ اب آپ باقاعدہ وزارتِ تعلیم کے نظام کے تحت آگئے۔ جو اس وقت کے وزیر تعلیم تھے انہوں نے باقاعدہ یہ اعلان کیا کہ ہم نے تمام مدارس کو وزارتِ تعلیم کے تحت لے لیا ہے۔ یہ الفاظ استعمال کیے، تو اس کا معنی یہ کہ اب ہم حکومت کے تسلط میں آگئے اور وزارتِ تعلیم وقتاً فوقتاً جو ہدایات جاری کرے گی ہم اس کے پابند ہوگئے۔

ہم کسی خاص حکومت کی بات نہیں کر رہے ہیں، حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں کبھی کوئی اچھی حکومت آگئی، کبھی کوئی بُری آگئی۔ کبھی وہ لوگ بھی آگئے جنہوں نے علی الاعلان یہ بات کہی کہ ''مدرسے جہالت کی یونیورسٹیاں ہیں'' اور ان صاحب کو یہ کہتے ہوئے بھی اللہ کا خوف نہ آیا کہ ''ان مدارس میں صرف یہ پڑھایا جاتا ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔'' العیاذ باللہ! گویا اس کے نزدیک یہ بات کہنا کہ: ''مرنے کے بعد کیا ہوگا؟'' کوئی بہت ہی غلط بات ہے جو ان مدرسوں میں پڑھائی جارہی ہے۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں کوئی اچھی کوئی بُری، ہم کسی قیمت میں یہ نہیں چاہتے کہ مدارس حکومت کے ماتحت ہو جائیں اور ہمارا وہی حشر ہو جو میں پورے عالم اسلام میں دیکھ کر آیا ہوں کہ وہاں پر حق گوئی کی سزا جیل ہے، تشدد ہے اور حق گوئی سے آدمی کی زندگی کو خطرہ ہے، اس لیے ہم کسی قیمت پر نہیں چاہتے، اور اس کو ان شاءاللہ برداشت نہیں کریں گے کہ مدارس کو حکومت کے ماتحت کر دیا جائے، حکومت کے زیر انتظام دے دیا جائے۔

اب بڑی باتیں کی جارہی ہیں کہ دیکھو جو وزارتِ تعلیم کے ساتھ چلے گئے تھے، ان کے لوگوں نے کمیشن پالیا، وہ فوج میں برگیڈیئر بن گئے! کرنل بن گئے! مبارک ہو بھئی تم کرنل اور برگیڈیئر بن گئے، لیکن بات یہ ہے کہ مدرسہ اس کام کے لئے تو نہیں تھا کہ کرنل یا برگیڈیئر پیدا کرے۔ کرنل برگیڈیئر پیدا کرنے والے تو بہت سارے کیڈٹ کالج ہیں، وہاں تیار ہو رہے ہیں۔ تم تو اس کام کے لیے تھے کہ تم دین کے علمبردار پیدا کرو، اور دین کے صحیح عالم بنو۔

اگر کسی عالم کو یہ کہا جائے کہ یہ بہت اچھا ڈاکٹر ہے تو یہ درحقیقت اس عالم کی توہین ہے۔ حضرت حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''من مدح بغیر علمه فقد وُقِص۔'' جس کی اس کے اپنے علم کے علاوہ کسی اور بات سے تعریف کی جائے۔ تو اس کی گردن توڑ دی گئی۔

ایک علامہ فہامہ ہے، مثلاً علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، انہوں نے اپنی کتابوں سے سارا جہان بھر دیا۔ ۴۰ سال کی عمر تک تصنیف وتالیف کا کام کیا اور پھر اس کے بعد ''متخلی للعبادۃ'' ہوگئے، یعنی اپنے آپ کو عبادت کے لیے وقف کر دیا تھا۔ چالیس سال کے اندر علوم کے سمندر بہا دیئے، حدیث کیا، تفسیر کیا اور فقہ کیا، غرض ہر فن میں کام کر گئے۔ انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب طب پہ بھی لکھی ہے، تو کوئی آدمی کہے بھئی علامہ سیوطی بڑے زبردست طبیب تھے، تو یہ ان کی تعریف نہیں بلکہ ان کی تنقیص ہے، اس لیے کہ ''من مدح بغیر علمه فقد وُقِص'' جس کی اپنے فن کے علاوہ کسی اور فن میں تعریف کی جائے تو اس کی گردن توڑ دی گئی۔ اسی طرح ہمارے حضراتِ اکابر علمائے دیوبند کا ماشاءاللہ اصل فن تو علم تھا۔ اور ان کے اخلاق واعمال تھے، لیکن ان میں سے بعض شعر بھی کہتے تھے، اب کوئی یہ کہے کہ بھئی وہ شاعر بہت زبردست تھے، تو یہ ان کی تعریف نہیں ہے بلکہ مذمت ہے، کیونکہ اصل علم کے بجائے آپ کسی فن میں اس کی تعریف کر رہے ہیں۔

اگر کوئی مدرسے کا طالب علم کسی اور شعبے میں چلا گیا، تو ہم اس کے لیے بھی یہ سمجھتے ہیں کہ

اگر مدرسے میں رہ کر ایک مرتبہ علمِ صحیح حاصل کر کے اور عمل کے زیور سے آراستہ ہو کر اگر کوئی کسی جگہ جاتا ہے تو کوئی بات نہیں چلا جائے، لیکن مدارس کا مقصد یہ بنا لیا جائے کہ یہاں سے ڈاکٹر پیدا ہوں گے، یہاں سے انجینئر پیدا ہوں گے، یہاں سے لائر پیدا ہوں گے، تو یہ بالکل قلبِ موضوع ہے، لہٰذا یہ ہمیں کسی قیمت پر گوارا نہیں ہے۔

ایک دوسرا کام یہ ہے، اور اہم ہے کہ بیوروکریسی اور فوج کے لیے ایسے لوگ تیار کیے جائیں جو دین کے رنگ میں رنگے ہوئے ہوں۔ یہ ایک مستقل کام ہے اور اس کے لیے اسلامی اسکول اور اسلامی کالج قائم کرنے کی ضرورت ہے، اور وفاق کے بہت سے مدارس الگ شعبوں کے ذریعے یہ کام کر رہے ہیں، اور یہ بھی اہم کام ہے، لیکن اس کو مدرسوں کے مسئلے کے ساتھ جوڑنا خلطِ مبحث ہے۔

دامِ ہمرنگ زمیں کے ذریعے مدارس کو گھیرنے کی کوششیں:

وزارتِ تعلیم میں آنے کے بعد پھر ہم وزارتِ تعلیم کی ہدایات کے سامنے مجبور ہوں گے۔ اگرچہ اس میں اس وقت بڑے خوبصورت الفاظ لکھے ہوئے ہیں کہ مدارس اپنے کام میں آزاد ہوں گے، خود مختار ہوں گے، لیکن جب کسی کو شکار کیا جاتا ہے تو ایک دم سے نہیں کر لیا جاتا، شروع میں اسے کوئی دانہ ڈالا جاتا ہے، جب وہ اس کا عادی بن جاتا ہے تو پھر رفتہ رفتہ اس کو گھیرے میں لے لیا جاتا ہے۔ تو ہماری نظر میں یہ آغاز ہے۔ اللہ نہ کرے ایسا ہو، اس کے خلاف ہو، ہمیں خوشی ہوگی۔ لیکن حقیقت میں ہم اس کو آغاز سمجھتے ہیں اور اندیشہ ہے کہ اس کے نتیجے میں مدارس بالآخر وزارتِ تعلیم کے ذریعے حکومت کے زیرِ دست ہو جائیں گے۔

ہم کہتے ہیں ہم عصری علوم پڑھا رہے ہیں اور جتنی ہم ضرورت سمجھتے ہیں پڑھائیں گے ان شاء اللہ، لیکن اس لیے نہیں کہ ان کو ڈاکٹر بنانا ہے، ان کو انجینئر بنانا ہے، ان کو سائنس دان بنانا ہے، (اس کے لیے الگ ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے اور کئے جا رہے ہیں، وفاق اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالتا) بلکہ اس لیے کہ ایک عالم، موجودہ دنیا کے حالات سے پوری طرح باخبر ہو اور باخبر ہونے کی وجہ سے جب کہیں جائے تو اس کی بات مؤثر ہو۔ وہ دعوت کا کام مؤثر طریقے سے انجام دے سکے، ہم اس لیے یہ عصری مضامین پڑھاتے ہیں۔

مدارس میں عصری علوم کی تدریس کا اہتمام اور نصاب کے لئے وفاق کی کوششیں:

آپ دیکھیں کہ ہمارے ہاں متوسطہ پانچ سال کا ہے، اور پانچ سال میں ہم میٹرک بھی کراتے ہیں، لیکن ہم مدرّس یا استاد حکومت سے نہیں لیتے، ان شاء اللہ! ہم پڑھائیں گے، اور پڑھا رہے ہیں اور الحمدللہ اپنے خرچ پر پڑھا رہے ہیں، البتہ اپنی ضرورت کے تحت پڑھائیں گے، ہم خود ضرورت سمجھتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے اندر بھی اولیٰ سے پہلے پانچ سال کا کورس ہوتا تھا، تو وہ پانچ سال کا کورس ہم یہاں پر جاری کیے ہوئے ہیں۔

اس کے لیے الحمدللہ! ہم وفاق کے تحت اپنی کتابیں تیار کر رہے ہیں، سائنس کی، ریاضی کی، معاشرتی علوم کی، اردو کی، انگریزی کی، اپنی کتابیں ہم تیار کر رہے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہم حکومت کی کتابیں پڑھائیں، ہم اپنی کتابیں تیار کر رہے ہیں اور ایسی کتابیں جو حکومت کے طے شدہ نصاب (Curriculum) کے مطابق ہیں، لیکن ان میں ہم دین کی باتیں بھی لا رہے ہیں، ان میں اپنے علمائے کرام کے تذکرے بھی ہیں، ان میں ہمارے مزاج و مذاق کی باتیں بھی ہیں، وہ الحمدللہ! تیار ہو رہی ہیں اور اس منصوبے پر بڑا خرچہ کیا جا رہا ہے، اور ان شاء اللہ! اللہ کی رحمت سے امید یہ ہے کہ اگلا جو تعلیمی سال ہوگا، اس میں ہشتم کی کتابیں ہماری اپنی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم یہ کر رہے ہیں، ہمیں اس سے انکار نہیں ہے، یہ سب کسی کے دباؤ کے تحت نہیں، بلکہ ہم اپنی ضرورت سمجھ کر رہے ہیں اور کریں گے ان شاء اللہ، لیکن ہم کسی کے دام میں آنے کو تیار نہیں ہیں۔

مدارس رجسٹریشن ترمیمی بل اور چھبیسویں آئینی ترمیم:

اور یہ بات آپ نے شاید سنی ہوگی کہ اس وقت جو بل پاس ہوا ہے، اس بل کے اوپر چار سال کی محنت ہوئی ہے، ہماری بھی، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی بھی، پورے وفاق کی قیادت کی بھی، اور اتحاد تنظیماتِ مدارس کی قیادت کی بھی، اس پر سب کی چار سالہ محنت ہے۔

اس حوالے سے چار سال تک محنت ہوتی رہی، اور اس مسوّدے کو منظور کرانے

کے لیے گزشتہ سال اسلام آباد میں، میں اور مولانا قاری محمد حنیف صاحب مدظلہم ایک ہفتہ مستقل طور پر موجود رہے۔ وزیر اعظم نے منظور کرلیا، کابینہ نے منظور کرلیا اور اسمبلی میں چلا گیا، پہلی خواندگی ہوگئی، لیکن پھر روک دیا گیا، اور روکنے کے بعد بات پھر وہیں کی وہیں رہ گئی۔

اب پچھلے دنوں حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا موقع فراہم کیا جب حکومت اس فکر میں تھی کہ دستور میں ایک آئینی ترمیم (چھبیسویں آئینی ترمیم) کی جائے، اُس آئینی ترمیم کے لیے ان کو جو حمایت درکار تھی، وہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور جمعیت علماء اسلام کے ارکان کی حمایت کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی، لہٰذا وہ سب ان کے در پر آتے رہے، حکومت بھی، اپوزیشن بھی اور تحریک انصاف بھی، سب کے سب آتے رہے۔ اس موقع پر ہم نے مولانا سے عرض کیا، اور خود مولانا کے ذہن میں بھی تھا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مدارس رجسٹریشن کا جو مسودہ ہے، جو پہلے سے طے شدہ ہے، اسے اس وقت منظور کرالیا جائے، چنانچہ الحمدللہ! وہ منظور ہوگیا، اور منظور ہو کر اسمبلی کے دونوں ایوانوں سے پارلیمنٹ سے، یعنی قومی اسمبلی سے اور سینیٹ سے دونوں سے اکتوبر ۲۰۲۴ء میں پاس ہوگیا۔

پہلے ہم نے باہمی مشورے سے یہ کہا تھا کہ اگر کوئی مدرسہ وزارت تعلیم میں جاکر رجسٹر ہونا چاہتا ہے ہو جائے، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے، لیکن جب یہ بل آیا اور حکومت کی طرف سے آیا۔ یہ حکومت ہی کا بل تھا، حکومت کی طرف سے قانون بنایا گیا تھا تو اس میں وزارتِ تعلیم والے معاملے کا بالکل صفایا ہی ہوگیا، اس میں اُس کا کوئی ذکر ہی نہیں تھا، لہٰذا جو حضرات وزارتِ تعلیم سے رجسٹرڈ تھے، انہوں نے اس پر جو احتجاج کیا وہ آپ کے علم میں ہے۔

اب جب یہ بل آخری دستخط کے لیے صدر مملکت کے پاس گیا، تو انہوں نے شروع میں ایک معمولی سی غلطی کی نشاندہی کی، جو درست کرکے واپس بھیج دیا گیا۔ اس کے بعد تقریباً پندرہ سولہ دن کے بعد انہوں نے بہت سارے اعتراضات لگا کر بل واپس بھیج دیا۔ وہ اعتراضات بھی تھے، لیکن وہ درحقیقت زائد المیعاد تھے۔ آئین کا قاعدہ یہ ہے کہ صدرِ پاکستان دس دن کے اندر اندر اعتراض یا ترمیم بھیج سکتا ہے، اور پھر وہ بل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا، پارلیمنٹ کے دونوں ایوان اگر چاہیں تو صدر کی بتائی ہوئی ترمیم کو قبول کرلیں، چاہیں رد کردیں، اگر رد کردیں تو پھر رد ہی ہوگیا، پھر اس کو صدر ختم نہیں کرسکتا۔ یہ قانونی طریقۂ کار طے شدہ ہے۔ اور اس بل پر صدر کی طرف سے جو اعتراض آیا، یہ دیر میں آیا، دس دن کے بعد آیا، لہٰذا اس کی کوئی قانونی و آئینی حیثیت نہیں ہے۔ (اب الحمدللہ ۲۸/ دسمبر ۲۰۲۴ء کو اعتراضات کے بغیر صدر صاحب نے دستخط کردیئے ہیں اور اس کا گزٹ بھی ہو گیا ہے۔ محمد تقی عثمانی)

ترمیمی بل سے مغربی طاقتوں کی ناراضگی کا خدشہ:

جب سوسائٹیز رجسٹریشن ترمیمی بل پر صدر مملکت کے اعتراضات کی تفصیل طلب کی گئی تو وجہ یہ سامنے آئی کہ اس ایکٹ کو منظور کرنا ہمارے لیے مشکل ہے، اس لیے کہ اگر ہم یہ کریں گے تو FATF اور فلاں فلاں مغربی ادارے ہم سے ناراض ہو سکتے ہیں، صدر کی طرف سے صاف صاف بتادیا گیا۔ عجیب بات ہے کہ جو ادارے وزارتِ تعلیم کے تحت رجسٹر ہو رہے تھے، یا ہو رہے ہیں، ان سے تو ایف اے ٹی ایف کو کوئی خطرہ نہیں ہے، ان پر تو مغربی طاقتوں کو کوئی اعتراض نہیں ہے، ان پر حکومت کو یہ اندیشہ نہیں ہے کہ ایف اے ٹی ایف ہم سے ناراض ہو جائے گا، ہم مدارس کو وزارتِ تعلیم میں کیوں رجسٹر کریں؟ لیکن سوسائٹی ایکٹ کے تحت جب رجسٹر ہونے جا رہے ہیں، تو اس وقت FATF بھی سامنے آگیا اور مغربی طاقتیں بھی سامنے آگئیں۔ اس سے آپ خود اندازہ کرلیں کہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت اور وزارتِ تعلیم میں رجسٹرڈ ہونے میں کیا فرق ہے؟

غرض یہ کہ یہ فرق اب اچھی طرح کھل کر سامنے آگیا ہے کہ مغربی طاقتیں کس بات سے خوش ہو رہی ہیں، اور کس بات سے ناراض ہو رہی ہیں۔ وزارتِ تعلیم کے تحت رجسٹر کرنے سے خوش ہیں، اس میں انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، لیکن: ’’ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو۔‘‘

صدر مملکت کے اعتراضات اور مدارس رجسٹریشن بل کی آئینی حیثیت:

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا، اس

وقت آئینی صورت یہ ہے کہ چونکہ صدرِ مملکت کے یہ اعتراضات وقت گزرنے کے بعد آئے ہیں، دس دن کے بعد، تو ان کی کوئی آئینی حیثیت نہیں ہے۔ ہم نے اتحاد تنظیمات میں بھی اور وفاق المدارس کے عاملہ کے اجلاس میں بھی، یہ مؤقف اختیار کیا ہے، اس موقف کے تحت ہم نے کہا کہ ہمارا جو مسودہ قانون تھا، وہ قانون بن چکا ہے، اب صرف اس کا گزٹ نوٹیفکیشن جاری ہونا باقی ہے، لہٰذا اب ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے وہ نوٹیفکیشن جاری کیا جائے۔

البتہ بیچ میں حکومت نے کچھ مذاکرات بھی کیے ہیں، ہم سے بھی ہوئے، حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب سے بھی ہوئے اور مولانا سے ہمارا رابطہ بھی رہا۔ حکومت کے نمائندے اس میں کچھ ترمیم چاہتے تھے کہ اس میں کچھ ترمیم یہ ہو جائے کہ جو وزارتِ تعلیم کے تحت رجسٹر ہوئے ہیں، ان کی رجسٹریشن کو بھی تسلیم کر لیا جائے، یعنی اس قانون میں ان کی نفی نہ ہو اور وہ حسب سابق وہیں رجسٹرڈ رہیں، ہمیں اس پر کوئی خاص اعتراض اس لیے نہیں کہ چلو! ٹھیک ہے، ایسا کر لیں، جو لوگ وزارتِ تعلیم کے ساتھ جائیں گے ان کے بارے میں پتہ چل جائے گا اور ہماری دعا تو اُن کے لیے بھی یہ ہوگی کہ وہ صحیح راستے پر رہیں، لیکن اس وقت ہماری آئینی پوزیشن یہ ہے کہ اس وقت کا جو بل ہے وہ ایکٹ بن چکا، قانون بن چکا، لہٰذا اب اس کو صرف گزٹ کرنا باقی ہے، اگر کوئی آپ ترمیم لانا چاہتے ہیں تو بعد میں لے آئیں، ہم اس پر غور کر لیں گے۔

دینی مدارس کی بنیادی روح اور اس کو قائم رکھنے کا طریقہ:

یہ ساری صورتحال ہے جس سے میں آپ کو باخبر کرنا چاہتا تھا۔ اب اس سب سے جو نتیجہ نکل رہا ہے، وہ یہ ہے کہ ہم مدرسے کی روح کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا چاہتے ہیں، اور ان شاءاللہ رکھیں گے۔ ہمیں کسی رجسٹریشن کی ضرورت نہ ہوتی، لیکن چونکہ ہمیں اس دنیا میں رہنا ہے، تو رجسٹریشن کی حد تک ہمیں کوئی اعتراض نہیں، بشرطیکہ وہ رجسٹریشن ہمارے گلے میں اس طرح طوق بنا کر نہ ڈالی جائے جو ہمارے لیے قرآن و سنت کے علوم کو صحیح طریقے سے پڑھانے کے راستے میں رکاوٹ بن جائے۔ بس ہماری اتنی ہی خواہش ہے اور وہ ان شاء اللہ، اللہ کی رحمت سے پوری ہوگی، یہ مدرسہ ان شاء اللہ قائم رہے گا اور ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہمارے بزرگوں کی یہ امانت ہے، اور اس امانت کو ہم اس طرح ضائع نہیں کر سکتے۔

میرے بھائیو! مدرسے کی اصل اور بنیادی روح تعلق مع اللہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنا۔ اور اتباعِ سنت کا اہتمام کرنا اور علم کے مطابق عمل کرنا۔ ہم جو یہ جنگ لڑ رہے ہیں وہ اسی کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں۔ علم تو شاید یونیورسٹیوں کے اندر بھی لوگوں کو آجاتا ہو، لیکن جو علم کی اصل روح ہے تعلق مع اللہ کی، اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کی، اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط رابطہ اختیار کرنے کی، اتباعِ سنت کی، وہ روح کسی طرح قائم رہے۔ اور اگر ہم سب مل کے قائم رکھیں گے تو وہ روح قائم ہوگی، ورنہ اللہ بچائے۔ اس علم سے جو عمل کے بغیر ہو، جو سنت کے خلاف ہو، جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ سے دور کر دے، وہ علم، علم نہیں جہل ہے۔ ہمارے حضرت والد صاحبؒ کا شعر ہے:

وہ علم جہل ہے جو دکھائے نہ راہِ دوست
وہ مدرسہ وبال جہاں یادِ حق نہ ہو

(جاری ہے)

ختم نبوت کانفرنس اور کورس، گھوٹکی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گھوٹکی کے زیر انتظام جامع مسجد سرحد میں تحفظ ختم نبوت کورس و ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، بعد نماز عصر مقامی علمائے کرام کے بیانات ہوئے اور کورس میں شریک طلبا کے مختصر بیانات ہوئے اور کوئز پروگرام ہوا، بعد نماز مغرب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے تفصیلی گفتگو کی بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے راہنما مفتی محمد راشد مدنی حمادی صاحب نے ختم نبوت کے حوالے سے بیان کیا۔ آخری بیان درگاہ عالیہ ہالیجی شریف کے بزرگ راہنما مخدوم العلماء حضرت مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی مدظلہ کا ہوا۔ مفتی صاحب نے ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے حوالے سے شرکائے کورس کو آگاہ کیا۔ پروگرام کو کامیاب کرنے کے لیے حضرت مولانا مفتی سرفراز اور مقامی علماء کرام نے بھرپور تعاون کیا۔ کورس کی نگرانی مجاہد ختم نبوت مولانا محمد یوسف شیخ نے کی۔ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا الٰہ العالمین۔

ختم نبوت کوئز پروگرام پروآ، ڈی آئی خان

رپورٹ:..... مولانا شاکر اللہ خیسوری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل پروآ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان کے زیر اہتمام ۲۸/جنوری ۲۰۲۵ء بروز منگل صبح 9 بجے سائبان پبلک اسکول پروآ میں شاندار ختم نبوت کوئز پروگرام منعقد ہوا۔ اس میں ۲۶ سرکاری ونجی، ہائی اور مڈل اسکولز کے تقریباً ۵۰ طلبا نے حصہ لیا۔ پروگرام کا باقاعدہ آغاز حافظ محمد طاہر کی تلاوت سے ہوا۔ نعت رسول مقبول کی سعادت محمد عمیر نے حاصل کی۔ چھ اسکولوں کے طلبا نے پہلی پوزیشن جبکہ ایک اسکول نے سیکنڈ پوزیشن اور تین اسکولوں نے تھرڈ پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ تین راؤنڈ پر مشتمل تھا، جس میں طلبا نے خوب تیاری کی تھی، پہلے راؤنڈ میں سخت مقابلے کے بعد دس اسکولوں نے اگلے راؤنڈ کے لئے کوالیفائی کیا، جبکہ دوسرے راؤنڈ میں بھی وہی دس اسکول فائنل کے لئے جگہ بنانے میں کامیاب رہے۔ فائنل راؤنڈ نہایت دلچسپ اور کانٹے دار رہا، طلبا نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور فائنل نتائج کے مطابق سائبان پبلک اسکول پروآ کے طالب علم محمد عمار، اللہ بخش گورنمنٹ مڈل اسکول ببرپکا کے طالب علم مزمل احمد، محمد توقیر، گورنمنٹ مڈل اسکول ملیکھی کے طالب علم ثقلین عباس اور وکیل شاہ، گورنمنٹ ہائی اسکول پروآ کے طالب علم بابر علی، حسنین معاویہ، پاک اسکول اینڈ کالج پروآ کے طالب علم محمد محسن و حزب اللہ، محمڈن اسکول درابن خورد کے طالب علم سلمان احمد، سلطان نے پہلی پوزیشن جبکہ گورنمنٹ مڈل اسکول میرن کے طالب علم محمد یونس، محمد طاہر سیکنڈ رہے۔ تیسری پوزیشن گورنمنٹ مڈل اسکول نمبر 1 پروآ کے طالب علم محمد حسن، محمد احمد، گورنمنٹ مڈل اسکول جھوک ماچھی کے طالب علم غلام مرتضیٰ اور گلشن اطفال پبلک اسکول رمک کے طالب علم مجیب اللہ، محمد سہیل نے حاصل کی۔ پروگرام کے میزبان محترم جناب رحمت اللہ پرنسپل سائبان پبلک اسکول پروآ جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض محترم جناب بشیر احمد نے سرانجام دیئے۔ تقریب کے دیگر مہمانان گرامی شیخ الحدیث مولانا مجیب الرحمٰن مدظلہ، قاری ہدایت اللہ، قاری زبیر ملانہ، حافظ اللہ بخش شاہ، جناب اعزاز خان بلوچ، ملک ارشد نوید پروآ، حاجی خالد خان بلوچ، حاجی حق نواز خان بلوچ، حاجی عارف فقیر، عدیل کھتران اور دیگر معزز مہمانان گرامی نے کامیاب اسکولوں کے طلبا میں انعامات تقسیم کئے اور ان کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے، انہیں مزید محنت کرنے کی تلقین کی۔ مہمانان گرامی نے اس قسم کے مقابلوں کی اہمیت پر زور دیا تاکہ اسکول کے طلبا میں فتنہ قادیانیت کی آگاہی اور ختم نبوت کے حوالے سے شعور پیدا ہو۔ تمام شرکائے مقابلہ کے لئے انعامات اور آنے والے تمام معزز مہمانان گرامی کو آیت ختم نبوت سے مزین فریم بطور گفٹ پیش کیا گیا۔ تقریب میں تحصیل پروآ کے سرکاری ونجی اسکولوں کے سربراہان اساتذہ کرام، طلبا کے والدین اور دیگر معزز شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ یہ مقابلہ نہ صرف طلبا کے لئے معلومات میں اضافے کا سبب بنا، بلکہ طلبا میں ختم نبوت کے کام کرنے کا جذبہ بھی پیدا ہوا۔ تقریب کے میزبان پرنسپل رحمت اللہ خان بلوچ اور دیگر منتظمین نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ ایسے مزید مقابلے منعقد کرانے کے عزم کا اظہار کیا۔ آخر میں کراچی سے تشریف لائے ہوئے تقریب کے مہمان خصوصی مولانا شاکر اللہ خیسوری مسئول عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شمالی کراچی نے شرکائے تقریب سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت ایمان کا مسئلہ ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانے بغیر کوئی شخص مسلمان ہو ہی نہیں سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت آئے گی اسی کا انتظار ہے مگر کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ”عقیدہ مضبوط عمل تھوڑے جنت قریب جہنم دور، عقیدہ کمزور عمل کثیر جہنم قریب جنت دور.....“ فتنہ قادیانیت کے خلاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنا یہ ہم سب کی ضرورت ہے۔ تقریب کے اختتام پر سائبان پبلک اسکول انتظامیہ کی جانب سے تمام شرکاء کے لئے اکرام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اللہ پاک تمام دوستوں کی کاوش کو بارگاہ عالیہ میں شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں، آمین یا اللہ العالمین۔

تبصرۂ کتب

نوٹ:... تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا موصول ہونا ضروری ہے۔(ادارہ)

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

مسجد اقصیٰ: تعارف، تاریخ، فضائل، درپیش خطرات:

مولانا محمد اسلم معاویہ۔ صفحات:۱۷۴۔

ناشر: جامعہ عبداللہ بن مسعود (جامع مسجد الحبیب) چاہ ملک والا ڈیرہ اسماعیل خان۔

زیرِ تبصرہ تالیف، فلسطین، بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی اہم معلومات کا خزینہ ہے۔ فلسطین کا جغرافیائی حدود اربعہ، بیت المقدس کا حدود اربعہ، مسجد اقصیٰ کا حدود اربعہ کتاب کے ابتدائی مباحث ہیں، جن میں فلسطین کے مختلف نام، اہم شہر، بیت المقدس کا مقام مشرقی، غربی، اہم مقبرے، مساجد اور بازار، مسجد اقصیٰ کے دروازوں، گنبد و مینار، کنویں، چبوترے، تہہ خانے وغیرہ کی تفصیلات درج ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب اس عنوان پر خاصی منفرد حیثیت کی حامل ہے اور مؤلف نے کس قدر محنت سے معلوماتی مواد جمع کردیا ہے!

عظمتِ صحابہؓ اور حضرت مدنیؒ:

حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ۔

صفحات:۹۶۔ ناشر: مکتبہ خلفائے راشدین، جامعہ عربیہ اظہار الاسلام، ہنڈی روڈ، چکوال۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نوراللہ مرقدہ اپنی تدریسی مصروفیات، تبلیغی اسفار اور سیاسی مشاغل کے ساتھ ساتھ عظمت صحابہؓ کے بھی مناد تھے۔ محدث العصر حضرت علامہ سیّد محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے بقول: آپ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مولانا مودودی کی جانب سے صحابہ کرامؓ پر تنقیدی مضامین کا مواخذہ شروع کیا اور برصغیر کے مسلمانوں کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت و رفعت کی طرف توجہ دلائی۔ اس سلسلے میں آپؒ نے مختلف مضامین اور مکتوبات میں بھی کچھ ارشادات ضبط فرمائے تھے، زیرنظر مختصر کتابچہ انہی مضامین و مکتوبات میں سے آپ کے چند ملفوظات کا مجموعہ ہے، جو آپؒ نے عظمت صحابہ کرامؓ کے پیش نظر رقم فرمائے۔ اس مضمون میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ نے حضرت مدنیؒ کے بارہ میں بھی اکابر علمائے کرام کے تبصرے نقل فرمادیے ہیں اور حضرت مدنیؒ کی جانب سے مولانا مودودی کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونے کے پس منظر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

فضائل صحابہؓ:

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ۔

ترجمہ: علامہ ڈاکٹر مصطفیٰ خانؒ۔ صفحات:۱۳۱۔

ناشر: ادارہ تحقیق حق، صالح مسجد، جہانگیر پارک، صدر کراچی۔

حضرت مولفؒ نے اہل تشیع کے مختلف فرقوں کی مختصر تفصیل اور صحابہ کرامؓ کے بارہ میں ان کے فاسد نظریات کے خلاصہ کا رد قرآن و سنت کی روشنی میں پیش فرمایا ہے۔ اصل رسالہ فارسی میں تھا، فاضل مترجم نے اس کا افادہ عام کی غرض سے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ رسالہ کی ثقاہت کے لئے حضرت مجددؒ کا نام کافی ہے۔

نفس پرستی اور خیالی قوت، بچاؤ کی صورت:

محمد موسیٰ بھٹو۔ صفحات:۱۱۳۔ قیمت:۱۰۰ روپے۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ، ۴۰۰ بی، لطیف آباد، حیدرآباد۔

عہد حاضر میں جدید آلات کا استعمال عام ہونے سے آزاد فکری اور منتشر خیالات کا طوفان اُمڈ آیا ہے، جس کے باعث ہر انسان ایک نئی سوچ اور فکر رکھتا ہے۔ جدید آلات کا استعمال جہاں کسی حد تک مفید ہے، وہاں دوسری جانب اس کے نقصانات سے بھی صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا۔ پراگندہ خیالی سے خود کو محفوظ رکھنے اور اپنی خیالی قوت کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے صاحبِ کتاب نے وقت کے اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے، زیرنظر کتاب انہی مباحث کا احاطہ کرتی ہے۔

نحو میر کی شرح النجاری کی طرح:

مولانا محمد اسماعیل میمن۔ صفحات:۱۲۸۔

ناشر: مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور، حیدرآباد۔

"نحو میر" کو درسِ نظامی میں علم نحو کی اساسی کتاب ہونے کا شرف حاصل ہے، جس سے کوئی طالب علم مستغنی نہیں رہ سکتا۔ اس کتاب (باقی صفحہ 24 پر)

خبروں پر ایک نظر

ختم نبوت کانفرنس بھسین لاہور

رپورٹ:.... مولانا عبدالنعیم

لاہور...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس مرکزی عیدگاہ کھارہ کھوہ روڈ بھسین لاہور میں مولانا محمد حنیف، پیر رضوان نفیس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، جے یو آئی کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا محمد امجد خان، جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف خان، جامعہ امدادیہ کے مولانا مفتی محمد اعجاز، مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا قاری علیم الدین شاکر، سرگودھا مجلس کے امیر مولانا نور محمد ہزاروی، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد قاسم گجر، ڈاکٹر عبدالواحد قریشی، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، قاری ظہور الحق، مولانا عبدالعزیز، سر محمد ارشاد، قاری محمد بشیر، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا محمد زبیر جمیل، مولانا عبیدالرحمٰن معاویہ، مولانا اسلام الدین، مولانا محمد عمران نقشبندی، مولانا شاکر اللہ، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا سمیع اللہ، مولانا طاہر مجید سمیت کانفرنس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے امت کے تمام طبقات نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری اور مذہبی فریضہ ہے۔ تمام مسلمانوں کو اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جذبہ صدیقی سے سرشار ہو کر میدان عمل میں نکلنا ہوگا۔ قادیانی اور ان کے پشتی بان ۱۹۷۳ء کے دستور کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں، ہر مسلمان کو ان سازشوں پر نظر رکھنا ضروری ہے حکمرانوں نے اسلام، مسلمان اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں سے نہ صرف آنکھیں بند کر رکھی ہیں بلکہ ان کی سرپرستی کر رہے ہیں قوم اور حکمرانوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ قادیانی اسلام، مسلمان اور پاکستان کے لیے یہود و ہنود سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ اندرون ملک و بیرون ممالک کی کئی عدالتوں نے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کر دی ہے۔ قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچنے والی ہے، قادیانی فتنے کا خاتمہ قریب ہے، ایک وقت آئے گا کہ تلاش کرنے کے باوجود اس دھرتی پر ایک بھی قادیانی نہیں ملے گا۔ مولانا یوسف خان نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت کا دفاع کرنے والے ہر وقت اسلام کی افضل ترین عبادت میں مصروف ہیں۔ مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانیت کا فتنہ یورپی ممالک کا تربیت یافتہ، اسرائیل کا ایجنٹ اور صیہونی قوتوں کے مفادات کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت وملت اسلامیہ کے لئے ناسور اور اسلام وایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے ہمیشہ گلشن رسالت کی آبیاری اور ناموس رسالت کے چراغ کو روشن کیا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع دراصل اسلام کا دفاع ہے، قادیانی جہاں بھی جائیں گے، ان کا مقابلہ دلائل اور براہین سے کیا جائے گا۔ مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ قادیانی گروہ اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے اپنے کفر و ارتداد کو اسلام بنا کر پیش کر رہا ہے۔ اسلامیان پاکستان قادیانی فتنہ اور باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے پُرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ قادیانیوں کو احمدی ہرگز نہیں کہنا چاہئے کیونکہ احمد ہمارے نبی ﷺ کا نام ہے تو لہٰذا ہم مسلمان احمدی ہیں، قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر نہیں بلکہ اہل بیتؓ، صحابہ کرامؓ کے بھی گستاخ ہیں، اس فتنے سے امت مسلمہ کو بچانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ حرمت رسول ﷺ کے تحفظ کا فریضہ سرانجام دینا دنیوی واخروی نجات کا سبب اور ذریعہ ہے، قادیانی اسلامی عقائد میں تحریف کر کے سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ علماء کرام نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا کہ اعلیٰ، اہم عہدوں سے قادیانیوں کو فوری نکالا جائے۔ اعلیٰ وحساس عہدے پر کسی قادیانی کی تعیناتی سراسر ملکی سلامتی کے خلاف ہے۔ قادیانیوں نے آج تک پاکستان کے وجود اور اس کے آئین کو تسلیم نہیں کیا، اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے۔☆☆

سالانہ تحفظ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شرکت کی

دعوت وترغیب

رپورٹ:....مولانا محمد کلیم اللہ نعمان

مدارس دینیہ کے طلبا کے لئے سالانہ امتحانات کے اختتام پر چناب نگر میں ہر سال تحفظ ختم نبوت کورس منعقد کیا جاتا ہے۔جس میں ملک بھر سے طلبا شریک ہوتے ہیں۔اس سلسلہ میں مبلغین ختم نبوت مدارس میں جا کر طلبا کو باقاعدہ دعوت وترغیب دیتے ہیں۔کراچی میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔حلقہ صدر ٹاؤن کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع جنوبی حلقہ صدر ٹاؤن گارڈن کے مدرسہ تحفیظ القرآن میں طلبا و مدرسین کے لئے ایک روزہ ختم نبوت کورس ترتیب دیا گیا، جس میں مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحیؒ مطمئن نے عقیدۂ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر تفصیلی سبق پڑھایا۔مولانا محمد رضوان قاسمی نے ”عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور علماء کا کردار“ پر تفصیلی روشنی ڈالی جبکہ مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے ”تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے عنوان پر گفتگو کی۔اس کورس کا دورانیہ تقریباً پانچ گھنٹوں پر مشتمل رہا، مدرسہ ہذا کے مہتمم مولانا محمد فاروق بن قاری خدا بخش، ناظم مولانا عمر نے اپنی ٹیم کے ساتھ انتظامات کئے۔مولانا مسعود احمد لغاری نے چناب نگر کورس سے متعلق طلبا کو ترغیب دی۔

اسی طرح جامع مسجد جونا دارالعلوم فیض القرآن کے طلبا کو بھی مولانا محمد رضوان قاسمی نے چناب نگر کورس میں شرکت کی دعوت دی، بعدازاں مولانا محمد فہد مدرس جامعہ ہذا نے طلبا کے جانے کی ترتیب قائم کی۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی شاخ جامعہ عثمانیہ بہار کالونی میں بھی مولانا محمد رضوان قاسمی نے چناب نگر ختم نبوت کورس سے متعلق گفتگو کرتے ہوئے کورس کی اہمیت وافادیت سے متعلق آگاہی دی۔مولانا غلام اللہ اور مولانا محمد یٰسین نے طلبا کو ترغیب دیتے ہوئے ان کا نظم قائم کیا۔

جامعہ غفوریہ عرف پاکولا مسجد میں مرکزی مبلغ وراہنما مولانا قاضی احسان احمد نے طلبا میں ”وقت کے اہم تقاضے اور عقیدے کی حفاظت ضروری کیوں“ کے عنوان پر نہایت عمدہ اور مفصل گفتگو کی۔جامعہ غفوریہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا پیر شمس الرحمٰن عباسی مدظلہ نے ہمیشہ کی طرح جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے سرپرستی فرمائی۔ پروگرام کی تمام ترتیب حضرت کے صاحبزادے مولانا مفتی محمد حمزہ عباسی نے اپنے اساتذۂ کرام کے ساتھ مل کر قائم کی۔

جامعہ قرطبہ شیریں جناح کالونی میں مولانا عبدالحیؒ مطمئن کا طلبا و مدرسین میں سبق و خطاب ہوا، جس میں مولانا نے ختم نبوت چناب نگر کورس کی افادیت و اہمیت سے متعلق گفتگو کی۔بعدازاں مولانا تسلیم مدرس جامعہ ہذا نے طلبا کی تشکیل کا نظم مکمل کیا۔پیر طریقت مولانا الطاف الرحمٰن عباسی کی پُرخلوص دعاؤں سے یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔☆☆

بقیہ:....رمضان المبارک......فضائل واحکام

جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:

افطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود ومردود ہوا‘ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو‘ اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے‘ البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو‘ وہ تو دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے۔بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے‘ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے‘ یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں‘ یہ انبیاءؑ صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔“ (اِحیاء العلوم،ص:۱۶۸‘۱۶۹،ج:۲،ملخصاً)

ختم نبوت کورسز: قصور، اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ضلع قصور، پتوکی کی کئی ایک مساجد میں تحفظ ختم نبوت پروگرام منعقد کئے گئے۔ اسی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ میں تحفظ ختم نبوت کورسز رکھے گئے۔

پہلا کورس: گاؤں کھڈیاں کوٹ ملحاں میں مولانا خورشید احمد اور مولانا خلیل احمد کی نگرانی میں بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔

دوسرا کورس: اسی روز جامع مسجد امیر معاویہؓ شجم گاؤں میں قاری یونس محمود کی نگرانی میں ترتیب دیا گیا، یہاں چار طلبا کی تکمیل قرآن پر دستار بندی بھی ہوئی۔

تیسرا کورس: پتوکی کے قریبی گاؤں نالے والا میں بعد نماز ظہر تا عصر کورس منعقد ہوا۔

چوتھا کورس: گاؤں باوا چک میں بعد نماز مغرب تا عشاء ہوا۔

پانچواں کورس: قصبہ راڑے ہاٹھ مولانا قاری شفقت، مولانا افضال، مولانا شاہد، مولانا سید ابوبکر شاہ کی نگرانی وصدارت میں منعقد ہوا۔ تمام کورسز مولانا سمیع اللہ مبلغ ختم نبوت لاہور نے پروجیکٹر کے ذریعہ پڑھائے۔ مولانا عبدالعزیز مبلغ ختم نبوت لاہور نے مسئلہ حیات رفع ونزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیانات کئے اور قادیانی اعتراض کے جوابات دیئے۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری چناب نگر نے تفصیلی لیکچر دیا۔ تمام پروگراموں میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا، دینی مدارس، اسکول وکالج کے طلبا کے علاوہ سینکڑوں حضرات بیانات سے مستفید ہوئے۔ رابطہ کمیٹی پتوکی کے احباب اراکین مفتی عاطف محمود، مولانا عبداللہ انور، مولانا قاری اسلم ڈوگر، مولانا قاری اشرف شاکر، مولانا قاری عاشق تبسم، مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی بھی شریک رہے۔

تحفظ ختم نبوت کورس، پتوکی

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کا مدرسہ عائشہ للبنات پتوکی شہر میں بیان ہوا۔ پروگرام میں مولانا نعیم الدین نے صدارت کی۔ دوسرا بیان بعد نماز مغرب جامعہ رحیمیہ قادریہ میں مولانا قاری شبیر احمد کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ اسی طرح تحفظ ختم نبوت کورس جامعہ محمدیہ عربیہ عیدگاہ اوکاڑہ میں صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے تک منعقد ہوا، جس کی نگرانی مفتی مولانا عبدالرؤف نے کی۔

دوسرا کورس: بعد نماز مغرب جامعہ محمودیہ رینالہ خورد میں منعقد ہوا، جس کی صدارت مولانا سید اکرام اللہ شاہ بخاری اور قاری رمضان نے کی۔ بعد نماز عشاء دارالقرآن رحیمیہ بستی رحیم بخش میں قاری شفقت عباس کی صدارت میں بیانات ہوئے۔ جامعۃ الحسن اٹاری میں بیانات ۱۰ تا ۱۲ بجے تک ہوئے، مولانا نعیم الدین نے صدارت کی۔

تیسرا کورس: بعد نماز ظہر تا عصر فضیلت للبنات کوٹ رادھا کشن میں ہوا، جہاں مولانا عبدالحق نے صدارت کی، ان تمام پروگراموں میں مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی، مولانا محمد قاسم رحمانی مبلغ بہاولنگر کے بیانات ہوئے۔ جامع مسجد مرکزی ڈھکی والی، جامع مسجد ابراہیم حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں دونوں حضرات کے خطابات ہوئے، جماعتی لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

بقیہ:.... تبصرہ کتب

کی خدمت کرتے ہوئے کئی اہلِ علم نے اس کی شروحات لکھی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب یوں تو نحومیر کی شرح ہے، لیکن اپنے منفرد اسلوب کی بنا پر اسے علم نحو کی مستقل کتاب کہنا بے جا نہ ہوگا۔ طلبائے درس نظامی کو اس سے استفادہ کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔

خلق افعال العباد (عربی):

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ۔ صفحات: ۱۴۴۔ ناشر: مدنی کتب خانہ، بفرزون کراچی۔

حضرت امام بخاریؒ نے فرقہ جہمیہ اور معطلہ کے رد میں اور اس بات کے اثبات میں کہ بندے اپنے افعال کے خود کاردہندہ ہوتے ہیں، یہ رسالہ تالیف فرمایا اور اہل السنۃ والجماعۃ کا موقف مبرہن صورت میں نکھار کر پیش کیا ہے۔

فجزاہ اللہ احسن الجزا

مولانا اللہ بخش ایاز ملکانی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا اللہ بخش ایاز بستی ملکانہ کوٹ ادو کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے علاقہ میں حاصل کی۔ دارالعلوم کبیروالا کے بانی حضرت مولانا عبدالخالقؒ المعروف حضرت صدر صاحبؒ کے دور میں دارالعلوم کبیروالا میں حضرت صدر صاحبؒ کے علاوہ استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، حضرت مولانا منظور الحقؒ، حضرت مولانا مفتی علی محمدؒ، حضرت مولانا ظہور الحقؒ، حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ، حضرت مولانا سید فیض علی شاہؒ جیسی جبال العلم شخصیات کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے اور وسطانی کتب پڑھیں۔ جبکہ ۱۹۷۰ء میں دورۂ حدیث شریف جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے کیا، جس کے بانی حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ رائے پوریؒ، حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ تھے، جبکہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ رائے پوریؒ تھے ان دنوں جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا طوطی بولتا تھا۔ جامعہ تحریک ختم نبوت کا عظیم مرکز رہا ہے۔ احادیث نبویہ کے فیوض وبرکات کی تحصیل کے بعد جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے تخصص فی الفقہ کیا اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ سے فقہ اسلام کی تحصیل کی، جبکہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ سے بخاری شریف دوبارہ پڑھی۔

تحصیل علم کے بعد علوم نبویہ کی نشر واشاعت اور تدریس میں مصروف ہوگئے۔ کئی ایک مدارس میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ بالخصوص جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں بائیس سال تک تدریس کی۔ راقم نے بھی عالیہ اور عالمیہ کے درجات کی کتب باب العلوم میں پڑھیں۔ حضرت مولانا سے کوئی سبق نہیں پڑھا۔ بایں ہمہ ان کے زیر سایہ دو سال تک طلب علم میں گزرے۔ انتہائی بااخلاق اور ملنسار انسان تھے۔ طلبا ان پر جان چھڑکتے اور آپ طلبا سے بہت ہی محبت فرماتے اور طلبا کو پتری (بیٹا) جیسے پیارے نام سے پکارتے۔ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے بعد جامعہ سراج العلوم لودھراں تشریف لائے اور صدر المدرسین کی حیثیت سے سراج العلوم کو جامعات کی صف میں لا کھڑا کیا۔ ۲۴ سال تک سراج العلوم میں تعلیم وتدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہ دور راقم کے بہاولپور میں مبلغ کا دور تھا۔ بعدازاں لاہور اور مرکز میں ڈیوٹی کے زمانہ میں آپ کی خدمت میں بارہا مرتبہ حاضری ہوئی اور ان کی دعاؤں کی برکت سے تبلیغی خدمات سرانجام دیتا ہا اور دے رہا ہوں۔

کتب بینی اور کتابوں کا ذوق انہیں قدرت سے ودیعت ہوا، جس وقت حاضری ہوتی، انہیں سبق کے وقت کے علاوہ کسی نہ کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف پایا۔ بلامبالغہ ہزاروں کتب خریدی اور پڑھی ہوں گی۔ ان کی فرمائش اور حکم پر راقم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مطبوعات درجنوں کی تعداد میں لے کر دی ہوں گی۔ مفت کی عادت نہیں تھی، جب کوئی نئی کتاب مارکیٹ میں آتی تو فوراً ان کا فون آجاتا کہ فلاں عالم دین کی نئی کتاب آئی ہے، خرید کر بھجوادیں۔ مجلس کی کوئی کتاب ایسی نہ ہوگی کہ چھپی ہو اور مولانا کی لائبریری میں موجود نہ ہو۔

جامعہ سراج العلوم لودھراں میں ۲۴ سال تدریس کے بعد تین سال مدرسہ علی المرتضیٰ دنیاپور تشریف لے گئے۔ چھوٹی سے چھوٹی کتاب سے لے کر بڑی سے بڑی کتاب پڑھائی اور بار بار پڑھائی۔ تقریباً نصف صدی علوم دینیہ کی تدریس میں گزارے، بہت ہی محبت والے انسان تھے۔ کافی عرصہ سے بستر علالت پر تھے۔ ۱۴؍جنوری ۲۰۲۵ء کو اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ ان کی وفات ’’موت العالِم، موت العالَم‘‘ کا مصداق ہے۔ انہوں نے اپنی حیات مستعار میں دو نکاح کئے۔ جن سے اللہ پاک نے انہیں دو بیٹے اور سات بیٹیاں عطا فرمائیں۔

ان کی وفات ان کے قائم کردہ ادارہ ومسجد جامع مسجد قبا نزد ریلوے پھاٹک لودھراں جلالپور پیروالا روڈ میں ہوئی اور مسجد قبا کے مضافات میں واقع ہاؤسنگ سوسائٹی میں بعد نماز ظہر دو بجے ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم کی امامت میں ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور دوسری نماز جنازہ آبائی علاقہ ملکانہ کوٹ ادو میں ان کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت مولانا محمد صاحب کی امامت میں ادا کی گئی اور ’’ملکانہ‘‘ کے قبرستان میں رحمت حق کے سپرد کیا گیا۔ اللہ پاک آپ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ مولانا کے خاندان کے لئے یہ دوسرا سانحہ ہے۔ چند ماہ قبل ان کے جواں سال عالم دین بھتیجے مولانا محمد شفیق کی وفات ہوئی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ فاروق اعظم وائرلیس کالونی، رحیم یار خان:

جامعہ کے بانی مولانا قاری حماد اللہ شفیقؒ تھے، جو بنیادی طور پر علی پور مظفر گڑھ کے رہنے والے تھے۔ مکی مسجد میں مدرس و امام کی حیثیت سے آئے۔ جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے مولانا غلام ربانیؒ کی قیادت میں بھرپور جدوجہد کی۔ راقم جب ۱۹۷۷ء کے اوائل میں رحیم یار خان میں مبلغ بن کر آیا تو قدم قدم پر نصرت و امداد کی، بلکہ ضلع میں متعارف کرایا۔ بہت ہی زیرک انسان تھے۔ سیاسی داؤ پیچ خوب جانتے تھے، مقامی طور پر یونٹ بنوائے۔ جمعیت علماء اسلام کا دفتر شاہی روڈ پر تھا۔ اس پر ختم نبوت کا بورڈ لگانے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ معترضین کو جوابات بھی دیئے۔ بہت ہی مرنجان مرنج انسان تھے۔ وائرلیس کالونی روڈ پر جامعہ فاروق اعظم کے نام سے مدرسہ بنایا اور خوبصورت عمارت سے مزین کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی جگہ کے حصول اور تعمیر میں ان کی امداد و اعانت برابر جاری رہی۔ ان کے ہاں ہر روز عشاء کی نماز کے بعد شہر کے علماء کرام کی محفل برپا ہوتی۔ جس میں جماعتی امور کے علاوہ سیاسی صورت احوال پر تبصرے و تجزیئے ہوتے، چائے کا دور چلتا۔ ان کی وساطت سے اس زمانہ کے خطباء و شعراء کی پہلے مکی مسجد میں پھر جامعہ فاروق اعظم میں آمد و رفت رہتی۔ وہ رونقیں اپنے ساتھ لے گئے۔ ان کے دست و بازو تھے مولانا عبدالصبور ڈاھر، مولوی شبیر احمد پکالاڑاں۔ چھوٹوں کو بڑا بنانا اور بڑوں کو عزت و احترام دینا ان کی عادتِ ثانیہ تھی۔ برطانیہ کے سفر پر تھے۔ ۱۶؍نومبر ۱۹۹۶ء کو بلیک برن میں وفات ہوئی۔ بلیک برن سے ان کی میت رحیم یار خان لائی گئی اور پھر رحیم یار خان سے دین پور شریف میں تدفین ہوئی۔ نماز جنازہ کی امامت امام اہلسنت، مناظر اسلام حضرت علامہ عبدالستار تونسوی نور اللہ مرقدہ نے فرمائی اور دین پور شریف کے مخصوص قبرستان میں سپرد خاک کئے گئے۔ حضرت قاری صاحبؒ سے خاص تعلق رہا تو ان کی قائم کردہ جامع مسجد فاروق اعظم میں ۲۶؍جنوری صبح کی نماز کے بعد معراج النبی کے عنوان پر بیان ہوا۔

جامعہ قادریہ رحیم یار خان:

جامعہ قادریہ کے بانی مولانا قاضی عبدالجلیل انگویؒ تھے۔ آپ نے یہ ادارہ ۱۹۴۸ء میں شہر کے وسط میں قائم کیا۔ انتہائی صوفی منش اور ذاکر و شاکر انسان تھے۔ اللہ پاک نے انہیں نیک سیرت و خوبصورت فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ اس کا نام عزیز الرحمٰن رکھا۔ عزیز الرحمٰن نے ابتدائی تعلیم اپنے ادارہ جامعہ قادریہ میں حاصل کی، جبکہ دورۂ حدیث شریف جامعہ خیر المدارس ملتان میں کیا۔

مولانا قاضی عبدالجلیلؒ نے ۱۹۶۰ء میں جامعہ قادریہ کا نظم اپنے ہونہار فرزند ارجمند مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ کے سپرد کیا۔ والد محترم کے زمانہ میں جامعہ قادریہ میں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی تھی۔ درمیان میں کچھ عرصہ تعطل ہوا۔ قاضی عزیز الرحمٰنؒ نے اس کا دوبارہ آغاز کیا۔ راقم جب ۱۹۷۷ء کے اوائل میں مبلغ بن کر رحیم یار خان گیا تو اس وقت مجلس کے امیر حاجی محمد سلیم (سلیم فرنیچر والے) تھے۔ وہ اپنے کاروباری سلسلہ میں اسلام آباد منتقل ہوئے تو مجلس کی امارت مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ کے سپرد کی گئی اور قاری عبدالخالق احرار ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ قاری عبدالخالق کی وفات کے بعد لوہار مارکیٹ کے حافظ محمد الیاس ناظم اعلیٰ قرار پائے۔ بعض اعذار کی وجہ سے درمیان میں مولانا بشیر حامد حصارویؒ امیر مقرر ہوئے۔ اگلی ممبر سازی کے بعد پھر قاضی عزیز الرحمٰنؒ امیر منتخب کئے گئے اور پھر تا حیات مجلس کے امیر رہے اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے دفتر کے قیام میں آپ ہر صورت میں دفتر اور مبلغ مولانا حافظ احمد بخشؒ کی سرپرستی فرماتے رہے۔ دفتر کی تعمیر میں سب سے زیادہ حصہ حضرت قاضی صاحبؒ کا ہے۔ کچھ عرصہ بیمار رہ کر ۱۲؍اکتوبر ۲۰۱۲ء کو راہیٔ ملک بقا ہوئے اور اگلے دن آپ کی نماز جنازہ آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین مولانا قاضی شفیق الرحمٰن کی امامت میں ادا کی گئی اور مولانا قاضی شفیق الرحمٰن جو جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل ہیں، آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ موخر الذکر کی قیادت میں جامعہ قادریہ ترقی

کی منازل طے کررہا ہے۔ مولانا قاضی شفیق الرحمٰن جہاں جامعہ قادریہ کے مہتمم مقرر ہوئے، وہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے امیر بھی۔

۲۶/جنوری صبح گیارہ بجے جامعہ قادریہ میں بیان ہوا۔ جہاں گیارہ طلبا نے چناب نگر کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔ راقم نے مبلغ بننے کے بعد اس وقت جامعہ کے حفظ وگردان کے استاذ مولانا قاری عظیم بخش مدظلہ سے نورانی قاعدہ اور آخری پارہ کے تین پاؤ کی تصحیح کی۔

جامعہ معارفِ اسلامیہ میں بیان:

۲۶/جنوری ظہر کی نماز کے بعد جامعہ معارفِ اسلامیہ میں بیان ہوا۔ جامعہ کے بانی شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے شاگرد رشید اور محقق عالم دین مولانا بشیر احمد حامد حصارویؒ تھے۔ مرحوم کچھ عرصہ رحیم یار خان میں مجلس کے امیر بھی رہے۔ بہاولپور میں عرصہ دراز سے یکم سے ۱۹/رمضان تک دروس کا سلسلہ چلا آیا۔ کئی سال موصوف رحیم یار خان سے بہاولپور کا سفر کرتے اور صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد الصادق میں درس دیتے۔ آپ نے ۱۹۶۰ء میں جامعہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۹۹۷ء میں مولانا حصارویؒ نے جامعہ اور اس کا انتظام جامعہ باب العلوم کے فاضل مولانا شبیر احمد کے سپرد کیا۔ مولانا شبیر احمد نے ادارہ کو چلایا اور خوب چلایا اور چلاتے آرہے ہیں۔ اس وقت درجہ کتب میں ۱۲۰ طلبا اور تحفیظ میں ۱۱۰ طلبا زیر تعلیم ہیں۔ درجۂ کتب میں ۱۴ اساتذۂ کرام اور درجہ تحفظ میں تین قرأ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ راقم نے ۲۶/جنوری کو ظہر کی نماز کے بعد طلبا میں بیان کیا۔ کئی ایک طلبا نے نام لکھوائے۔ خان پور اور رحیم یار خان کے مدارس میں بیان کا انتظام مولانا محمد سلمان نے کیا۔ موصوف مولانا مفتی راشد مدنی مدظلہ کے معاون مبلغ ہیں۔ مولانا محمد راشد کچھ عرصہ سے بیمار وعلیل چلے آرہے ہیں۔ اللہ پاک صحت وعافیت سے سرفراز فرمائیں۔

مولانا عطاء الرحمٰن، بہاولپور

آپ کے والد گرامی مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ ۱۹۳۵ء میں مجلس احرارِ اسلام میں شامل ہوئے اور ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی۔ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ صدر اور حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ قرار پائے۔ تو آپ مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوگئے۔ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کی وفات کے بعد مولانا محمد علی جالندھریؒ امیر مولانا لال حسین اخترؒ ناظم اعلیٰ چنے گئے تو آپ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم تبلیغ مقرر کئے گئے۔ اللہ پاک نے آپ کو پانچ بیٹے عطا فرمائے۔ پانچوں کو دینی علوم سے آراستہ وپیراستہ کیا۔ بڑے بیٹے مولانا مفتی عطاء الرحمٰن تھے۔ آپ نے دینی علوم دارالعلوم کبیر والا سے حاصل کئے۔ حضرت مولانا عبدالخالقؒ بانی دارالعلوم کبیر والا، حضرت مولانا علی محمدؒ، حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، حضرت مولانا صوفی محمد سرورؒ، مولانا منظور الحقؒ، حضرت مولانا سید فیض علی شاہ جیسے عظیم اساتذۂ کرام سے علوم نبویہ اور دینی علوم کی تحصیل کی۔ فراغت کے بعد دارالعلوم مدینہ بہاولپور میں مدرس مقرر ہوئے کریما، نام حق سے بخاری شریف تک اسباق پڑھائے اور کئی کئی مرتبہ پڑھائے۔ دارالافتاء کا نظم بھی آپ کے سپرد تھا۔ ہزارہا طلبا نے علوم نبویہ آپ سے پڑھے۔ فقیر منش انسان تھے۔ رہائش، خوراک میں سادگی، حاجی سیف الرحمٰن انصاریؒ کی وفات کے بعد سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے امیر چلے آرہے تھے۔ مقامی مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی حفظہ اللہ کی خوب سرپرستی فرماتے تھے۔ ۱۹۶۵ء میں دارالعلوم مدنیہ کی بنیاد رکھی گئی، بانی جامعہ کے برادر نسبتی اور دست راست تھے۔ ان کی وفات ۱۳/مارچ ۱۹۹۷ء کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا زبیر احمدؒ ادارہ کے مہتمم مقرر ہوئے۔ مولانا زبیر احمدؒ کی وفات جنوری ۲۰۰۰ء کے بعد اہتمام وانصرام کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی، آپ نے اسے نبھایا اور خوب نبھایا۔ آپ وفاق المدارس العربیہ پاکستان بہاولپور کے مسؤل تھے۔ آپ کے دور میں جامعہ کے طلبا کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا خوب خیال رکھا جاتا۔ نمازوں کی نگرانی، طلبا کو موبائل فون رکھنے کی اجازت نہ تھی۔ منگل کے روز وفات سے چار روز پہلے جامعہ عباسیہ نامی ادارہ میں بخاری شریف کا درس دیا۔ جمعرات صبح کو طلبا کو بخاری شریف کا سبق پڑھایا، نیز اپنے ادارہ کے طلبا کو بھی آخری سبق ۹/جنوری کو پڑھایا۔ قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند کرتے ہوئے یہ درویش منش محدث وفقیہ اگلے سفر پر ۱۰/جنوری ۲۰۲۵ء کو روانہ ہوگیا۔ عشاء کی نماز کے بعد مرکزی عیدگاہ میں ہزاروں مسلمانوں نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ امامت آپ کے برادر خورد مولانا مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن مدظلہ نے کرائی اور کراچی روڈ پر شریف آباد میں اپنے عظیم والد مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ کے پہلو میں ابدی نیند سوگئے۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

تعاون کی اپیل

عقیدہ ختم نبوت کی سربلندی، ناموس رسالت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے

عطیات، صدقات اور زکوٰۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجیے

تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

☆ حضرت امیر شریعتؒ اور خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ کے ارشادات کی روشنی میں ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے بالاتر ہو کر تبلیغ دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی مذہبی جماعت ہے۔ الحمدللہ!

☆ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے مجلس کو پاکستان اور بیرون پاکستان قادیانیت کے محاذ پر کامیابی نصیب ہوئی۔

☆ آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ قانوناً قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال سے روک دیا گیا۔

☆ یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام اور قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کے رد میں مراکز قائم کیے گئے۔

☆ برطانیہ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام...... چناب نگر میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد۔

☆ چناب نگر میں سالانہ رد قادیانیت کورس ...... چناب نگر میں ایک سالہ ختم نبوت تخصص کورس۔

☆ قادیانیت کے ہمہ وقت تعاقب کے لیے 40 مبلغین 30 تبلیغی مراکز اور دفاتر 8 شعبہ ہائے تعلیم القرآن۔

☆ چناب نگر شعبہ کتب...... شعبہ میٹرک، ایف اے...... ماہنامہ لولاک ملتان...... ہفت روزہ ختم نبوت کراچی۔

☆ تحفہ قادیانیت 6 جلدیں...... تحریک ختم نبوت 10 جلدیں...... محاسبہ قادیانیت 25 جلدیں

☆ اردو، انگریزی، عربی میں رد قادیانیت پر فری لٹریچر...... دیگر رد قادیانیت پر اہم کتب شائع شدہ۔

☆ انٹرنیٹ پر ماہنامہ لولاک...... ہفت روزہ ختم نبوت...... اور دیگر مجلس کی کتب دستیاب ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

حضوری باغ روڈ، ملتان فون: 061-4783486

اکاؤنٹ نمبرز

مسلم کمرشل بینک ملتان 1127-01010015785

یو بی ایل حرم گیٹ برانچ ملتان 0038-01034640

اپیل کنندگان

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خان خاکوانی صاحب مدظلہ — امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

صاحبزادہ پیر طریقت مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ عزیز احمد صاحب حفظہ اللہ — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

استاذ العلماء جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری صاحب حفظہ اللہ — نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب مدظلہ العالی — مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

علاقائی مراکز کے فون نمبرز

اسلام آباد 0334-5082180	راولپنڈی 0304-7520844	سیالکوٹ 0300-7442857	گوجرانوالہ 0302-5152137	لاہور 0300-4304277 0300-4918840	سرگودھا 0301-6361561	چناب نگر 0301-7972785 0301-6395200	جھنگ 0303-2453878	خانیوال 0301-7819466	چیچہ وطنی 0300-7832358	بہاولنگر 0333-6309355
بہاولپور 0300-6851586	میرپورخاص 0334-3463200	رحیم یار خان 0301-7659790	سکھر 0302-3623805	اوکاڑہ قصور 0300-6950984	فیصل آباد 0301-7224794	حیدرآباد 0300-8775697	شیخوپورہ 0300-5598612	کوئٹہ 2841995 0331-3064596	گجرات 0300-8032577	کراچی 32780337